خلفاءِ راشدین رضی اللہ عنہم

اور

احناف

www.KitaboSunnat.com

جمع و ترتیب

مفتی ابو خالد لائق احمد غزنوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

عرض حال

قارئین کرام !

یہ رسالہ ان مقلدین کے جواب میں لکھا جا رہا ہے جو مختلف رسالوں، پمفلٹ اور پوسٹروں کو چھاپ کرتے ہیں اور عوام الناس میں یہ تاثر دیتے ہیں کہ اہل حدیث خلفاء راشدین رضی اللہ تعالی عنہم کی مخالفت کرتے ہیں۔ خصوصاً عمر فاروق رضی اللہ تعالی کی۔ اور اپنے خطبوں، تقاریر او وعظوں میں یہ ڈنڈورا پیٹتے ہیں۔ پھر مقلدین ان خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی فضائل سنانا شروع کر دیتے ہیں اور قرآن وحدیث کے متبعین پر بہتانیں اور افتراء تراشتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ اگر ان اہل حدیث کے مسائل حق تھے اور ضعیف اور منسوخ نہ ہوتے تو خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم سے کیوں خلاف کرتے؟

پھر کہتے ہیں کہ کیا خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم ان احادیث کو نہیں سمجھتے؟

کیا یہ احادیث خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کو معلوم نہ تھے؟

کیا خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم ان احادیث کے خلاف کرتے تھے؟

عوام الناس بھی ان کے دھوکہ بازیوں سے دھوکہ کھاتے ہوئے حق سے محروم ہوتے ہیں۔

لیکن حقیقت میں حنفی مقلدین نہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم سے ان کے سروکار ہے اور نہ ان کی تابعداری ان کی مطمح نظر ہے بلکہ وہ اپنے خود ساختہ، ضعیف او خطاء مسائل کے اثبات کے لیے ایک مجتہد کے قول کو جا بے جا تقویت

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دینے کے لئے خلفاء راشدین اور عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پاک ناموں کو استعمال کرتے ہیں۔

الغرض: اگر ان کے بہتان تراشی، تلبیسات اور غلط پروپیگنڈہ نہ ہوتے تو ہمیں بھی اس تلخ حقیقت کو بے نقاب کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں۔

لیکن ہمارا بھی حق بنتا ہے کہ ہم ان کے اس غلط پروپیگنڈے کا الزامی جواب دے۔ اور ان کی حقیقت کو عوام الناس کے سامنے آشکارا کرے۔

کتبہ: ابو خالد لائق احمد غزنوی۔

مکتبۃ الکتاب والسنۃ
ابو محمد امین اللہ البشاوری

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادى له واشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله.

امابعد: یہ رسالہ بعض مقلدین احناف کے بارے میں لکھا جارہا ہے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ اہل الحدیث والسنۃ خلفاء راشدین کی مخالفت کرتے ہیں، لیکن ہم کہتے ہیں کہ ہمارے فتوے ان کے خلاف ہرگز نہیں والحمد للہ۔

بلکہ ہم کہتے ہیں کہ فقہ حنفی کے اکثر مسائل خلفاء راشدین رضی اللہ تعالی عنہم کے خلاف ہے اور احادیث نبویہ سے تو خلاف ہی ہے۔ فقہ حنفی کی مخالفت احادیث سے اس کے بارے میں تو بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں، لیکن فقہ حنفی کی مخالفت خلفاء راشدین سے اس کے بارے میں کوئی کتاب نظر نہیں آتی۔ اس لئے میں بعون اللہ وتوفیقہ بطور نمونہ چند مثالیں ذکر کرونگا تاکہ قارئین کرام خود اندازہ لگائے کہ خلفاء راشدین رضی اللہ تعالی عنہم کی مخالفت کون کرتا ہے؟

۱۔ پہلی مثال : احناف کا خلفاء راشدینؓ سے اختلاف :

خلیفہ راشد عمر فاروق رضی اللہ عنہ، ابن عمر او تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اس بات کے قائل ہیں کہ ایمان میں زیادتی اور کمی آتی ہے۔

جیسا کہ روایت میں ہے کہ :

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عن ابی ذر قال : کان عمر یاخذ بید الرجل والرجلین من الصحابه فیقول : قم بنا نزداد ایمانا فیذکرون الله عزو جل.

(کنز العمال : ۱/۲۰۷) حیاۃ الصحابه (۳/۱٤).

اس کے خلاف احناف کے معتبر کتب: شرح فقہ اکبر ص (۱۰۵)، عمدۃ القاری، تنظیم الاشتات (۱/۲۸) عینی (۱/۱۰۷) میں ہے کہ ایمان میں نہ تو زیادت آتی ہے اور نہ کمی۔

۲- دوسری مثال: خلیفہ راشد عمر بن خطاب، ابن عمر اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہم سے منقول ہے کہ مس المرأۃ (عورت چھونے) سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔ جیسا کہ دار قطنی (۱/۱۴۴) مشکوۃ (۱/۴۱) میں ذکر ہے۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ عورت کو چھونے سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔ جیسا کہ فتاوی عالمگیری (۱/۱۳) شرح وقایہ (۱/۷۷) خلاصة الفتاوی (۱/۱۵) میں ہے۔

۳- تیسری مثال: خلیفہ راشد عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور اس کے ساتھ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنب کیلئے تیمم کرنا جائز نہیں ہے۔

(بخاری : ۱/٤۷، ٤۸)

اسکے خلاف کرتے ہوئے احناف کہتے ہیں کہ جنب کے لیے تیمّم کرنا جائز ہے۔ (کنز : ۱/٦) هدایه (۱/٤۹) در المختار (۱/۱۰۹)۔

۴- چوتھی مثال: خلیفہ راشد عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ اس طرح ابن عمر، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مس الذکر (اندام مخصوصہ کو ہاتھ لگانے) سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وضوءٹوٹتا ہے۔

(طحاوی : ۱/ ۴۳) تنظیم الاشتات (۱۳۲/۱) عینی ، السنن الکبری للبیهقی (۹۱/۱) عبد الرزاق (۱۱٤/۱).

اس کے برعکس احناف کہتے ہیں کہ شرمگاہ چھونے سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔

(دیکھیں: الهدایہ ، ردمختار (۹۹/۱) کنز (۶/۱).

۵ - پانچویں مثال: خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ درندوں او بھیڑیوں کا جوٹھ پلید اور ناپاک نہیں۔

(مشکوۃ : ۵۱/۱) موطا (۱٤/۱) عبد الرزاق (۷۷/۱) فقه عمر بن الخطاب ص : ۵۹۸).

اس کے برعکس احناف کہتے ہیں کہ ان کا جوٹھ پلید اور ناپاک ہے۔

(هدایه : ٤۵/۱) کنز (۹/۱) شرح وقایه (۹۲/۱)

۶ - خلیفہ راشد ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی طرح ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کہ سمندر کے تمام حیوانات جائز اور حلال ہیں۔

(بخاری : ۸۲۵/۲)

اس کے خلاف احناف کہتے ہیں کہ سمندر کے تمام حیوانات سوائے مچھلی کے حرام ہیں۔

(هدایه : ٤٤۲/٤) تنظیم الاشتات (۱۸۰/۱)۔

۷ - ساتویں مثال: خلیفہ راشد عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ماکول اللحم حیوانات کا بول پاک ہے (یعنی جس حیوانات کا گوشت کھائی جاتی ان کا پیشاب

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(مستدرك : ۱/۱۵۹)۔

لیکن احناف اس کے خلاف کہتے ہیں کہ ان کا پیشاب نجس ہے۔

(هدایه : ۱/) شرح وقایه (۱/۱۳۹)

۸ - آٹھویں مثال: خلیفہ راشد علی رضی اللہ تعالی عنہ نعلین (چپل) پر مسح کرتے تھے۔

جیسا که طحاوی (۱/۷۰) بیهقی (۱/۲۸۷) میں ھے۔

حالانکہ احناف اس کو جائز نہیں مانتے۔

دیکھئے عینی (۳/۲٤)۔

۹-نویں مثال: خلیفہ راشد عمر رضی اللہ تعالی عنہ تیمّم میں صرف ھتیلی اور منہ پر مسح مانتے تھے۔

جیسا که بخاری (۱/٤۷) اور المحلیٰ (۲/۱٤۸) میں عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے حدیث میں وارد ہے۔

اور احناف کہتے ہیں کہ یہ طریقہ تیمّم کا نہیں ہے۔

دیکھو هدایه (۱/۵۰)۔ شرح وقایه (۱/۹۷)۔

۱۰ - دسویں مثال: خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ جنازہ لے جانے پر وضوء کرنا لازمی سمجھتے تھے اور جب جنازہ لے جانے پر واپس ہوتے تو ضرور وضوء کرتے تھے حتی کہ مسجد میں ٹاپ میں وضوء کرتے تھے۔

دیکھو المحلیٰ (۱/۲۵۰)۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور احناف اس کو نہیں مانتے اور یا اس کو صرف مستحب کہتے ہیں بلکہ یہ بھی نہیں مانتے۔

دیکھو مرقات (۲/۹۳) اور نفع المفتی و السائل ص (۲۰۵)۔

۱۱- گیارہویں مثال: خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ سارا پانی پاک ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر جب تک اس کی اوصاف ثلثہ متغیر نہ ہو۔

اذا لم يخرجه النجاسات عن اوصافه الثلاثة سواء كان قليلا او كثيراً - (كنز العمال رقم (۲۷۴۷۸) المحلى (۱/۱٤٦) فقه عمر رضى الله عنه ص (٥٩٥)۔

لیکن احناف کہتے ہیں کہ پانی جب دس در دس ہو اور اس میں اگر نجاست پڑ جائے تو پلید نہیں ہوتا اور اگر دس در دس حوض سے کم ہو تو پلید ہوتا ہے اگر چہ اس میں ایک قطرہ پیشاب پڑ جائے۔

(دیکھو ھدایہ: ۱/۳۵) شرح وقایہ (۱/۸٦)

۱۲- بارھویں مثال: خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پگڑی پر مسح کرنا جائز سمجھتے تھے اور یہ بھی کہتے:

من لم يطهره المسح على العمامة فلا طهره الله

(المغنى: ۱/۳۰۱) والمحلى (۲/٦۰) فقه عمر ص: (٥٩٥)۔

ترجمہ: جس شخص کو پگڑی پر مسح کرنا پاک نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کو پاک نہ کرے۔

او فقہ حنفی میں احناف کہتے ہیں کہ پگڑی پر مسح کرنا جائز نہیں۔ تو ان پر خلیفہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

راشد عمر رضی اللہ عنہ کی بد عائی لگی ہے دیکھو مرقاۃ (۲/۱۶)

۱۳- تیرہویں مثال: خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ زنانہ کی دوپٹہ پر بھی مسح کرنا جائز ہے اور فرماتے تھے کہ جس کو دوپٹہ پر مسح کرنا پاک نہیں کرتی اللہ تعالی اس کو کبھی پاک نہ کرے۔

(دیکھو کنز العمال رقم (۲٦۹۹۹) وفقه عمر ص (٦۷٦)۔

اور احناف اس کو نہیں مانتے۔

دیکھو هدایه (۱/٦۱) شرح وقایه (۱/۱۱۳)۔

۱۴- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ جورابوں پر مسح کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ مسند احمد (۱/۱۴) کی روایت میں ہے۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ وضوء میں جورابوں پر مسح کرنا جائز نہیں۔

جیساکه هدایه (۱/٦۱) اور شرح وقایه (۱/۱۱۱) کنز (۱/۱۲) میں هے.

۱۵- موزوں پر مسح کی مدت خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک محدود نہ تھی بلکہ مسلسل بہت سے دنوں مسح کرنا ان کے نزدیک جائز تھا۔

جیساکه طحاوی (۱/۸۰) مجموع (۱/۵۲۱) کنز العمال (۲۷۵۹۷) میں هے.

اور احناف تین دن سے زیادہ موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں سمجھتے۔

جیساکه هدایه (۱/۵۹) اور رد المحتار (۱/۱۸۰) میں هے.

۱٦- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ اور بقیہ سب صحابہ کرام

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مذہب یہ تھا کہ تارک الصلوۃ (نماز چھوڑنے والا) کافر ہے، جیسا کہ المحلی (۲/۲۴۲) میں ھے:

لا حظ فی الاسلام لمن ترك الصلوة.

یعنی اسلام میں اس شخص کا حصہ نہیں جس نے نماز کو چھوڑ دیا۔ اسی طرح ترمذی (۲/۹۰) اور مشکوۃ (۱/۵۷) میں ھے۔

لیکن احناف اس کے خلاف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کافر نہیں۔

جیسا کہ مرقات (۲/۱۱۹) رد المحتار (۱/۲۳۵) میں ھے۔

۱۷- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک موقع پر جنابت کی حالت میں نسیان کی وجہ سے جماعت کی نماز پڑھی اور پھر اس کے بعد اس کو یاد آیا تو انہوں نے خود تو نماز کا اعادہ کیا لیکن مقتدیوں کو خبر نہیں دی۔ اور یہ کام خلیفہ راشد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بھی کر دیا تھا۔

جیسا کہ مسند عبد الرزاق (۲/۱۳۴۷) معرفۃ السنن (۱/۴۲۱) ابن ابی شیبہ (۱/۶۰) اور نصب الرایہ میں ھے۔

اس کے خلاف کرتے ہوئے احناف کہتے ہیں کہ مذکورہ صورت میں امام اور سب مقتدی نماز کی اعادہ کریں اور یہ اعادہ ان کے نزدیک فرض ہے۔

تو دیکھئے احناف نے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی صریح خلاف ورزی کی۔

دیکھو ھدایہ اور الدر المختار (۱/۳۹۸) باب الامامۃ.

۱۸- خلیفہ راشد ابو بکر صدیق، عمر بن خطاب اور بقیہ سارے خلفاء راشدین رضی اللہ تعالی عنہم فجر کی نماز صبح سویرے پڑھتے تھے.

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ عبد الرزاق (١/٥٧٠) ابن ابی شیبہ (١/٤٩) موطا (١/٦) میں ہے۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ فجر کی نماز اسفار (دیر سے روشنی) میں پڑھنا بہتر ہے۔

دیکھو کنز (١/١٧) ھدایہ (١/٨٢) در مختار (١/٢٦٩)۔

توانہوں نے سارے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے خلاف ورزی کی۔

۱۹-خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ عصر کی نماز کا وقت اس وقت شروع ہوتا ہے جب ہر چیز کا سایہ یک چند ہو جائے۔

(الی ان یصیر ظل کل شیئ مثلہ) موطا (١/٦) عبد الرزاق (١/٥٥١) میں ہے۔

اس کے خلاف کرتے ہوئے احناف کہتے ہیں کہ عصر کی نماز کا وقت تب شروع ہوتا ہے جب ہر چیز کی سایہ دو چند ہو جائے۔

جیسا کہ ھدایہ (١/٨١) شرح وقایہ (١/١٤٧) کنز (١/١٧) در مختار (١/٢٤٠) وغیرہ میں ہے۔

توانہوں نے صریح روایت کی خلاف ورزی کی ہے۔

۲۰-خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ عشاء کا وقت شفق احمر یعنی سرخی کے بعد شروع ہوتا ہے اور مغرب کا وقت ختم ہوتا ہے۔

جیسا کہ موطا (١/٦) عبد الرزاق (١/٥٣٦) المجموع (٣/٤٤) المشکوۃ (١/٥٧) میں ہے.

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور احناف کہتے ہیں کہ شفق ابیض یعنی سفیدی کے بعد شروع ہوتا ہے۔

دیکھئے ردالمحتار (۱/۲۴۱) ہدایہ۔

۲۱- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر اور بارش کے موقع پر جمع بین الصلوتین جمع تقدیم اور جمع تاخیر دونوں کیا کرتے تھے۔

جیسا کہ مصنف عبد الرزاق (٢/٥٥٦) المجموع (٤/٢٥٤) السنن للبیهقی (٣/١٩٦) میں ہے.

اس کے خلاف کرتے ہوئے احناف فقہ حنفی میں اس کو ناجائز سمجھتے ہیں۔

جیسا کہ شرح وقایه (١/٥٠) الدر المختار (١/٢٥٥) الكوكب الدری (١/١٠٦) میں ہے.

تو انہوں نے خلفاء راشدین کی بھی خلاف کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی۔

۲۲- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے: کہ جس شخص نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی تو اس کی قضاء نہیں ہے۔

(الا وان الصلاة لها وقت شرطه الله لا تصح الا به).

المحلی (٢/٢٣٩) فقه عمر رضی الله عنه (٤٢٤).

اور احناف کہتے ہیں کہ قضاء لازم ہے۔

دیکھو مرقات (٢/١١٩) تنظیم الاشتات (١/٣٩).

۲۳- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک روایت میں فرماتے ہیں کہ صلاۃ الوسطیٰ صبح کی نماز ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ طرح التثریب (۱۷۳/۲) المجموع (۶۳/۳) میں ھے.
اور احناف کہتے ہیں کہ صلوۃ الوسطیٰ عصر کی نماز ہے۔

جیسا کہ مرقات (۱۴۷/۲) (۴۹/۳) میں ھے.

۲۴۔ خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ عصر کی نماز کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا جائز سمجھتے تھے، صرف لوگوں کے اشتباہ کے لیے اس سے منع فرماتے تھے کہ لوگ غلط وقت میں دو رکعت نفل نہ پڑھے۔

جیسا کہ محلی (۲۷۴/۳) فتاویٰ الدین الخالص (۱۸۲/۳) فقہ عمر رضی اللہ عنہ ص (۴۲۶) منیں ھے.

اس کے خلاف کرتے ہوئے احناف کہتے ہیں کہ یہ دو رکعت نفل پڑھنا مطلقاً جائز نہیں ہے۔

جیسا کہ ھدایہ (۸۵/۱) شرح وقایہ (۱۵۰/۱) مرقات (۴۶/۳) میں ھے.

۲۵۔ خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نماز میں سترہ لگانا ضروری سمجھتے تھے۔

جیسا کہ ابن ابی شیبہ (۴۳/۱) کنز العمال رقم (۲۲۰۶۵، ۲۲۰۶۰) عبد الرزاق (۲۶/۲) میں ھے.

اس کے خلاف کرتے ہوئے احناف کہتے ہیں کہ سترہ ضروری نہیں بلکہ مستحب ہے. دیکھو شرح وقایہ (۱۱۵/۱) ھدایہ (۱۳۸/۱) درمختار (۴۲۸/۱).

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۶-خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ جب صبح کی جماعت کھڑی ہوتی تو لوگوں کو سنت پڑھنے سے منع فرماتے تھے بلکہ لوگوں کو اس پر پٹائی کرتے تھے۔

جیسا کہ عبد الرزاق (۴۳۶/۲) المحلی (۱۱/۳) او ر مختصر الخلافیات للبیهقی (۱۴۹/۲) میں هے :

(و کان عمر رضی الله عنه یضرب الناس علی الصلاة بعد الاقامة).

یعنی جب نماز کی اقامت ہوتی اور بعض لوگ سنت پڑھتے تو عمر رضی اللہ عنہ ان کی پٹائی کرتے تھے۔

اس کے خلاف کرتے ہوئے احناف کہتے ہیں کہ جب ایک شخص ایک رکعت یا التحیات امام کے ساتھ پا سکتا ہو تو جماعت کھڑے ہونے کے باوجود صبح کی سنت پڑھ سکتا ہے۔

دیکھو شرح وقایه (۲۱۲/۱) فتح القدیر (۴۱۴/۱) کنز (۳۷/۱).

تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت بھی کی اور خلفاء راشدین رضی اللہ تعالی عنہم کی مخالفت بھی۔

اس سنت عمری کی رو سے جب احناف صبح کی جماعت کھڑے ہونے کے باوجود صبح کی سنت پڑھتے ہیں تو ان کی پٹائی کرنا چاہیے (اقتداءً بالخلیفة الراشد عمر رضی الله تعالی عنه).

۲۷-خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اقامت او جماعت کے درمیان بہت دیر تک باتیں کیں۔

جیسا کہ ابن ابی شیبہ (۱/۶۲) وفقہ عمر رضی اللہ عنہ ص (۴۳۰) میں ہے۔

اور احناف کہتے ہیں کہ قد قامت الصلوۃ کہتے وقت امام کے لیے اللہ اکبر کہنا چاہیے۔

جیسا کہ مرقات (۲/۱۰۴) ھدایہ (۱/) شرح وقایہ (۱/۱۰۰) عمدۃ الرعایہ (۱/۱۰۰) وغیرہ میں ہے۔

۲۸۔ خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نماز میں اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اُٹھاتے تھے۔

جیسا کہ عبد الرزاق (۲/۷۱) ابن ابی شیبہ اور المجموع (۳/۲۹۰) میں ہے: (کان عمر - رضی اللہ عنہ - یرفع یدیہ حذو منکبیہ).

اس کے خلاف احناف کہتے ہیں کہ دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا چاہیے۔

ماساً بابھامیہ شحمتی اذنیہ۔ شرح وقایہ (۱/۱٦٤) فتاوی قاضی خان (۱/٤١) درمختار (۱/۳۲٤).

۲۹۔ خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ ہر نماز پڑھنے والے پر سورت فاتحہ فرض ہے خواہ اکیلا نماز پڑھتا ہو یا امام کے پیچھے ہو، امام ہو یا مقتدی سب کے لے یہ حکم ہے۔ اسی طرح جہری نماز ہو یا سری سب میں فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عن يزيد بن شريك انه قال لعمر رضى الله عنه : أقرأ خلف الامام ؟ فقال له عمر : نعم، قال وان قرأتَ يا امير المؤمنين ؟ يعني جهرتَ؟ قال : نعم، وان قرأتُ۔ وقال : لا تجزئ صلاة لا يقرأ فيها بفاتحة الكتاب .

رواه ابن ابى شيبة (۱/ ۲۵۵) المحلى (۳/ ۲۴۳) والقرطبى (۱/ ۱۲۵).

ترجمہ: یزید بن شریک سے روایت ہے کہ انہوں نے خلیفہ راشد عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا میں امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھوں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: ہاں، پھر اُس نے کہا: اے امیر المؤمنین اگرچہ آپ قرأت فرما رہے ہو یعنی جہری نماز میں قرأت جہر سے پڑھتے ہوں تو کیا پھر بھی میں آپ کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھوں؟ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں، اگرچہ میں قرأت کرتا ہوں (آپ فاتحہ پڑھو) پھر خلیفہ راشد نے کہا: سورت فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

اس کے خلاف کرتے ہوئے احناف کہتے ہیں کہ مقتدی کے لئے سورت فاتحہ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، اسی طرح تیسری اور چوتھی رکعت میں اور نماز جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھنا لازمی نہیں۔

جیساکہ فتح القدير (۱/ ۲۹۷) درمختار (۱/ ۳۶٦) شرح وقايه (۱/ ۱۷۰، ۱۷۳) موطا امام محمد ص (۹۷).

۳۰۔خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ فاتحہ کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بلند دو یا اس سے زیادہ آیتیں پڑھنا واجب یعنی فرض ہیں۔

جیسا کہ ابن ابی شیبہ اور المغنی (۷٦/۱) میں ہے :

فقد كتب عمر الى شريح ان اقرأ فى الركعتين بفاتحة الكتاب وسورة وقال : لا تجزئ صلاة لايقرأ فيها بفاتحة الكتاب وآيتين فصاعداً.

اور احناف کہتے ہیں کہ سورت فاتحہ کے بعد سورت یا آیتیں پڑھنا فرض نہیں

دیکھو شرح وقایہ (۱٦۱/۱، ۱۷۳) ھدایہ (۱۰٤/۱).

۳۱ - خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ جب نماز کے اندر قرآن پڑھتے تھے تو قرأت میں تقدیم اور تاخیر فرماتے تھے مثلاً پہلی رکعت میں سورت یوسف پڑھتے اور دوسری رکعت میں سورت ہود (جو یوسف سے پہلے ہے) پڑھتے تھے۔

جیسا کہ صحیح بخاری (۱۰۷/۱) اور فقہ عمر رضی اللہ عنہ ص (٤۳٤) میں ھے.

اس کے برعکس احناف اس کام کو مکروہ سمجھتے ہیں۔

جیسا کہ رد المحتار (۳٦۷/۱) فتح القدیر (۲۹۹/۱) مراقی الفلاح علی الطحطاوی ص (۲۸٦) میں ھے.

۳۲ - خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ رکوع کو جاتے وقت اور اس سے اُٹھتے وقت رفع یدین کرتے تھے۔

جیسا کہ المجموع (۳٦۸/۳) جزء رفع الیدین للبخاری ، فتاوی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الدین الخاص (٤/٦٢) مختصر الخلافیات للبیهقی (١/٣٧٥) نصب الرایه (١/٤١٦) السنن الکبری للبیهقی (٢/٦٨، ٧٠) مسند الفاروق لابن کثیر ص (١٦٥، ١٦٦) میں ھے.

اس کے خلاف کرتے ہوئے احناف رفع یدین نہیں مانتے۔

جیسا کہ رد المحتار (١/٣٤٠) وغیرہ میں ھے.

٣٣۔خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ جب امامت کرتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد ربنا الحمد کہتے تھے۔

جیساکہ ابن ابی شیبہ (١/٣٨) وفقہ عمر رضی اللہ عنہ ص (٤٣٦) میں ھے.

اس کے خلاف کرتے ہوئے احناف کہتے ہیں کہ امام کے لیے ربنا لک الحمد نہیں ہے۔

جیساکہ ھدایہ (١/١٠٦) مسند امام اعظم (١/١٦٨) میں ھے.

٣٤۔خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ تشہد (التحیات للہ) کو فرض کہتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ تشہد پڑھنے کے بغیر نماز نہیں ہوتی (لاصلاۃ الا بتشہد)۔

جیساکہ ابن ابی شیبہ (١/١١٩) والمحلی (٣/٢٧٠) وفقہ عمر ص (٤٣٧) میں ھے.

اس کے خلاف کرتے ہوئے احناف تشہد کو فرض نہیں کہتے۔

جیساکہ ھدایہ (١/٩٩) رد المحتار (١/٣١٣) (١/١٦٢)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کبیری ص (۲۹۶) کنز (۱/۱۷۰) مس ھ

۳۵-خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کا تشہد جدا الفاظ میں ہے اور احناف کا تشہد جدا الفاظ میں ہے۔

جیسا کہ المغنی (۱/۵۳۷) رد المحتار (۱/۳۱۳) شرح الوقایہ (۱/۱۷۰) میں ھے.

۳۶-خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کبھی کبھار نماز میں ایک سلام پھیرتے۔

جیسا کہ مصنف عبد الرزاق (۲/۲۲۳) ابن ابی شیبہ میں ھے.

اس کے خلاف کرتے ہوئے احناف ایک طرف سلام پھیرنا جائز نہیں سمجھتے۔

ھدایہ (۱/۱۱۴) رد المحتار (۱/۳۱۴) شرح وقایہ (۱/۱۷۱).

۳۷-خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نماز میں تیسری اور چھوتی رکعت میں فاتحہ پڑھنا لازمی سمجھتے تھے۔

جیسا کہ المغنی (۱/۵۷۶) اور ابن ابی شیبہ میں اس کی روایت مذکور ہے۔

اس کے خلاف کرتے ہوئے احناف اس کو لازمی نہیں سمجھتے۔ بلکہ یہاں تک کہتے ہیں کہ اگر جی چاہے تو فاتحہ پڑھے اور جی چاہے تو سبحان اللہ کہے اور جی چاہے تو ان دونوں رکعتوں میں خاموش رہے۔

دیکھو شرح وقایہ (۱/۱۶۶) ھدایہ (۱/۱۱۱) رد المحتار (۱/۳۴۳).

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۸-خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ جب وتر کرتے تو دو سلاموں سے تین رکعت وتر پڑھتے تھے یعنی دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور پھر ایک رکعت جدا پڑھتے تھے۔

جیسا که المغنی (۲/۱۵۰) اور المجموع (۳/۵۱۹)۔

اس کے خلاف کرتے ہوئے حنفیہ اس قسم کا وتر نہیں مانتے۔تو یہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم کی مخالفت بھی ہے اور خلیفہ راشد عمر رضی اللہ عنہ کی بھی۔

دیکھئے: هدایه (۱/۱٤٤) شرح وقایه (۱/۱۹۹)۔

۳۹-خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نقض الوتر کیا کرتے تھے یعنی جب عشاء کو ایک رکعت وتر پڑھتے اور پھر تہجد کے لیے اٹھتے تو اسی وتر کو نفل بناتے اور پھر ایک رکعت کر کے اس کے بعد وتر کیا کرتے تھے۔

جیسا که البیهقی (۳/۲۹) کنز العمال (۲۱۸۷۰) میں هے۔

اس کے خلاف احناف یہ نہیں مانتے۔الفتح الربانی (٤/۱۲۷)۔

۴۰-خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔

جیسا که البیهقی (۳/۲۹) الدین الخالص (۵/) میں تفصیل هے۔

اسی طرح خلیفہ راشد عثمان بن عفان رضی اللہ اور علی رضی اللہ عنہ بھی ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔

اس کے خلاف احناف ایک رکعت وتر کو نہیں مانتے۔

دیکھو هدایه (۱/۱٤٤) طحاوی (۱/۱۹٦)۔

تو احناف نہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم کے تابع ہیں اور نہ خلفاء راشدین رضی اللہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عنہم کے، بلکہ اپنی خواہش کے تابع ہیں۔

۴۱ - خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔

جیسا کہ البیهقی (٢/٢١١) معانی الآثار عبد الرزاق (١٢/٣) المجموع (٤٨٤/٣) المغنی (١٥٥/٢) میں ہے.

اس کے خلاف احناف فجر کی نماز میں قنوت نہیں مانتے .

دیکھو هدایه (١٤٥/١) رد المحتار (٤٤٩/١).

۴۲ - خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ دعائے قنوت میں اپنے دونوں ہاتھوں کو سینے تک اُٹھاتے تھے۔

جیسا کہ المغنی (١٥٤/٢) المجموع (٤٨٧/٣) وغیرہ میں هے

اس کے خلاف کرتے ہوئے احناف بطور دعاء دونوں ہاتھوں کو سینے تک اٹھانا نہیں مانتے۔

جیسا کہ کنز (٢٦/١) احسن الفتاوی (٤٨٩/٣) وغیرہ میں هے.

۴۳ - خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سجدہ سہو کو سلام سے پہلے کرتے تھے۔ وسجد قبل التسلیم۔ عبد الرزاق (١١٣/٢) ابن ابی شیبه (٦٢/١) فقه عمر رضی الله عنه (٤٤٣).

اس کے برعکس احناف کہتے ہیں کہ ہمیشہ کے لیے سجدہ سہو سلام کے بعد ہے۔

جیسا کہ هدایه (١٥٦/١) شرح وقایه (٣٨٩/١) میں ہے.

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۴- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مفترض کا متنفل امام کے پیچھے نماز پڑھنے میں اجازت دیتے تھے کہ یہ اقتداء کر سکتے ہیں۔

جیسا کہ المحلی (۲۳۵/۴) میں ھے: ان عاملاً لعمر بکسکر فعل ذلك فقال له عمر: قد احسنتَ.

اس کیخلاف کرتے ہوئے احناف یہ کام جائز نہیں سمجھتے۔

جیسا کہ ھدایہ (۱۲۷/۱) رد المحتار (۳۸۹/۱) میں ھے.

۴۵- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ جب مسبوق آئے تو امام کے ساتھ اس کی نماز اول نماز حساب ہوگی جیسا کہ ارشاد گرامی ہے:

(ما ادرکته مع الامام فاجعله اول صلاتك) (ابن ابی شیبه ۱۰۱/۱: فقه عمر ص (۴۴۸).

احناف اس کا خلاف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مسبوق کا امام کے ساتھ نماز آخر حساب ہوتی ہے۔

جیسا کہ مرقات (۱۸۰/۲) تقریر بخاری از زکریا صاحب (۵۶/۳) خلاصة الفتاوی (۱۶۵/۱) عالمگیری (۹۱/۱) میں ھے.

۴۶- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جُمعہ کے دن غسل کرنا فرض سمجھتے تھے ۔جیسا کہ بخاری (۱۳۲/۱) مسلم میں ھے.

اس کے خلاف کرتے ہوئے احناف کہتے ہیں کہ یہ مستحب ہے۔

مرقاة (۹۲/۲، ۹۳).

۴۷- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ جُمعہ کی نماز

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہر جگہ ہوتی ہے جیسا کہ فرماتے ہیں:

(اَن جمعوا حیثما کنتم) ابن ابی شیبه (٢/١٠١) الدین الخالص (١٤١/٦) تفصيلاً المحلی (٢٥٣/٣) المغنی (٣٣١/٢) المجموع (٣٧٤/٤) بیهقی فی المعرفة (٤٦٧/٢) وسنده صحیح کما قال الامام الالبانی رحمه الله.

اس کے سراسر خلاف کرتے ہوئے اس کو نہیں مانتے۔

جیسا که هدایه (١٦٨/١) کنز (١/) شرح وقایه (٢٣٩/١) بحر الرائق (١٤٠/٢) بدائع الصنائع (٢٠٩/١) عالمگیری (١٤٥/١) میں ھے۔

۴۸- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ نفل رکعت بھی ہوسکتا ہے اور زیادہ بھی۔ اور فرماتے تھے:

انما هو تطوع فمن شاء زاد ومن شاء نقص ـ مصنف عبد الرزاق (٢٧٧/٤) وسنن البیهقی (٢٤/٣) والمغنی (١٢٥/٢).

اس کے خلاف کرتے ہوئے احناف ایک رکعت نفل پڑھنے کو ناجائز سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ شامی رد المحتار (٤٧٨/١) عمدة الرعایه (٢٠٩/١) میں ھے۔

۴۹- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عید کی نماز میں بارہ (۱۲) تکبیریں کہتے تھے۔

جیسا که عبد الرزاق (٢٩٢/٣) ابن ابی شیبه المجموع (٢٣/٥)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں ھے.

اس کے خلاف احناف چار تکبیریں کرتے ہیں اس سے زیادہ نہیں مانتے۔

جیسا کہ البنایہ شرح الھدایہ (۳/۳٦۳) رد المحتار (۱/۵۵۹) کبیری ص (۵٦۹) میں ھے.

۵۰-خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ استقاء کی نماز دو رکعت پڑھتے تھے اور اس میں قلب رداء کرتے تھے (یعنی چادر اُلٹا کرتے تھے)

جیسا کہ کنز العمال (۲۳۵۳۸) میں ھے.

احناف اس کے سراسر خلاف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

قال ابو حنیفة: لیست فی الاستسقاء صلاة مسنونة۔

یعنی سرے سے نماز ہی کا انکار کرتے ہیں۔ کنز الدقائق (۱/۴۸).

ستم بالائے ستم یہ ہے کہ تعصب مذہبی میں اس قدر ڈوبے ہوئے ہیں کہ صحابی رسول پر بہتان بھی باندھا ہے اور اس کی طرف خطاء کی نسبت کی ہے کہتے ہیں کہ:

ویحتمل انه اصلحه فظن الراوی انه قلب (حاشیه کنز (۱/۴۸).

۵۱-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ جنازہ کی نماز میں چار تکبیرات سے لیکر نو (۹) تک کرتے تھے۔

جیسا کہ کتاب الجنائز للالبانی ص (۱۱۲) میں ھے.

احناف اس کو نہیں مانتے۔

ھدایہ (۱/۱۸۰) رد المحتار (۱/۵۸٦).

۵۲-خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کی یہ عادت تھی کہ مطلق سفر

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں قصر کیا کرتے تھے۔

جیسا کہ فقہ عمر رضی اللہ عنہ ص (۳۸۹) میں ہے۔

اور احناف کہتے ہیں کہ اَڑتالیس (۴۸) کلومیٹر سے کم میں قصر نہیں ہے۔

عمدۃ القاری (۳/۵۳۱) بحر الرائق (۱/۱۴۰) رد المحتار (۱/۵۲۷)۔

۵۳ - خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سفر میں اقامت (ٹھہرنے) کی مدت تین دن بتاتے تھے۔

جیسا کہ المغنی (۲/۲۸۸) میں ہے۔

اس کے خلاف کرتے ہوئے احناف پندرہ دن (۱۵) بتاتے ہیں۔

جیسا کہ ھدایہ (۱/۱۴۹) رد المحتار (۱/۵۲۸) شرح وقایہ (۱/۲۳۴) میں ہے۔

۵۴-خلفاء راشدین ابوبکر صدیق، عمر اور عثمان رضی اللہ تعالی عنہم کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ سفر میں فرض نماز سے پہلے سنتوں کو چھوڑتے تھے۔

جیسا کہ بخاری (۱/۱۴۹) مشکاۃ (۱/۱۱۸) عبد الرزاق (۲/۵۵۷) میں ہے۔

حالانکہ احناف سفر میں یہ سنتیں اداء کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

جیسا کہ عالمگیریہ (۱/۱۳۹) رد المحتار (۱/۵۳۲) میں ہے

۵۵-خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سفر میں رمضان کے روزہ رکھنا ناجائز سمجھتے تھے، اور جو رکھتے تھے تو اس کو اعادہ کا حکم فرماتے تھے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جیساکہ المحلی (٢٥٦/٦) المغنی (١٤٩/٣) نیل الاوطار (٢٣٧/٤) .

اس کیخلاف کرتے ہوئے احناف اس کو جائز مانتے ہیں بلکہ اس کو بہتر کہتے ہیں۔رد المحتار (١١٨/١) کنز الدقائق (٦٩/١).

٥٦-خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ اور علی رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک سجدہ شکر کرنا مستحب ہے۔

جیساکہ ابن ابی شیبہ (٣٠٨/٢) اور صحیح بخاری (٦٣٦/١) فتاوی الدین الخالص تفصیلا (١٣٠/٥) میں ھے.

اس کے برعکس احناف سجدہ شکر کو نہیں مانتے۔

جیساکہ مرقات (٣٢٨/٣) میں ھے۔ وقال: نضر اللہ وجہ ابی حنیفة حیث انکر السجود للشکر ملخصاً۔اور تنظیم الاشتات میں ہے کہ ابوحنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے(۴۹۰/۱)۔

٥٧-خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک سجدۂ تلاوت واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔

جیساکہ صحیح بخاری (١٤٧/١) میں ھے۔کہ انہوں نے جمعہ کی خطبہ میں سجدہ تلاوت کی آیت پڑھ لی اور سجدہ نہیں کیا اور فرمایا:

(ان اللہ لم یفرض السجود) یعنی اللہ تعالی نے سجدہ کو واجب نہیں کیا۔

اس کے برعکس احناف اس کو واجب گردانتے ہیں۔

جیساکہ ھدایہ (١٦٣/١) رد المحتار (٤٩٥/١)میں ھے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح سب خلفاء راشدین اور بقیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مخالفت کی۔

اس لیے کہ اس مجلس میں خلیفہ راشد عثمان اور علی رضی اللہ عنہما بھی حاضر تھے۔

۵۸- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سورت حج میں دوسرا سجدہ کرتے تھے۔ جیسا کہ بیھقی (۳۱۷/۲) الدین الخالص (۱۵۰/۵) میں ھے تفصیلاً۔

اس کے برعکس احناف سورت حج کی یہ سجدہ نہیں مانتے۔

جیساکہ ھدایه (۱۶۳/۱) وغیرہ میں ھے۔

۵۹- خلیفہ راشد ابوبکر صدیق، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ تعالی عنہم سب نے چھوٹے بچے اور دیوانہ کے مال میں زکوۃ کو فرض سمجھتے تھے۔ اسی طرح یتیم کے مال میں بھی زکوۃ فرض سمجھتے تھے۔

جیساکہ المحلی (۱۷۷/۵) المجموع (۲۹۹/۵) مصنف عبد الرزاق (۶۸/۴) موطا (۲۵۱/۱) میں ہے کہ یہ حضرات کہتے تھے:

(اتجروا فی مال الیتیم لا تاکلھا الزکوۃ) البیھقی (۲/۶) و (۱۰۷/۴).

اس کے برعکس احناف کہتے ہیں کہ چھوٹے بچے، دیوانہ اور یتیم کے مال میں زکوۃ نہیں ہے۔ جیساکہ ھدایه (۱۸۵/۱) میں ہے۔

سوانہوں نے سب خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اور ان کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی۔

۶۰- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نوے (۹۰) اونٹ میں دو

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حقے کو لیتے تھے، اور جب اونٹ اس سے زیادہ ہوتے تو ہر چالیس میں بنت لبون اور ہر پچاس اونٹ میں حِقہ لیتے تھے۔

جیساکہ ابن ابی شیبہ عبد الرزاق (٤/٨) موطا (١/٢٥٧) البیھقی (٤/٨٧) میں ھے.

اس کے خلاف کرتے ہوئے احناف کہتے ہیں: کہ ثم تستانف الفریضۃ۔ یعنی سو(۱۰۰) اونٹ کے بعد پھر سے شروع کی جائیگی۔

جیساکہ ھدایہ (١/١٨٨) وغیرہ میں ھے.

تو صحیح بخاری کی حدیث کا خلاف کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ اس طرح خلیفہ راشد عمر رضی اللہ عنہ کی بھی مخالفت کی۔ مشکوۃ (١/١٥٨).

۶۱ - خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کی رائے یہ تھی کہ انہوں نے بقر (گائے) سے زکوۃ اونٹ کی طرح لیتے تھے۔

جیساکہ مستدرك (١/٣٩٤) المحلی (٦/٢) و (٤) الدارقطنی (٢/٢١٠) میں ھے.

اس کے برعکس احناف کہتے ہیں کہ اونٹ اور بقر کے درمیان زکوۃ میں فرق ہے اس لیے تیں (۳۰) بقر میں ایک گوسالہ ہے۔

جیساکہ ھدایہ (١/١٨٩) میں ھے.

۶۲ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین ابو بکر، عمر اور علی رضی اللہ تعالی عنہم گھوڑوں اور غلاموں سے زکوۃ نہ لیتے تھے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ مسند احمد (۱/۱۸) لعبد الرزاق (۴/۳۵) الموطا (۱/۲۷۷) المحلی ،المغنی (۲/۶۲۰) فقہ عمر (۳۵۹) میں ھے.

اس کے خلاف کرتے ہوتے احناف کہتے ہیں کہ تجارت کے لیے ہو یا نہ ہو ان چیزوں میں زکوۃ لازم ہے۔ ہاں غلام اور گھوڑا خدمت کے لیے ہوتو اس میں زکوۃ لازم نہیں کرتے۔

جیسا کہ ھدایہ (۱/۱۹۱) بدائع (۲/۳۴).

سوانہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی مخالفت کی۔

۶۳- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے تھے کہ عُشر نصاب پورا ہونے کے بعد ہی لازم ہوتا ہے اور نصاب خمسۃ اوسق (پانچ وسق) ہے۔

جیسا کہ ابو عبید کے کتاب الاموال (۴۸۰) میں ھے.

اس کیخلاف کرتے ہوئے احناف عُشر کے لیے نصاب نہیں مانتے۔

جیسا کہ ھدایہ (۱/۲۰۱) وغیرہ میں ھے.

۶۴- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے: لیس فی الخضر اوات صدقۃ (یعنی سبزیوں میں عشر نہیں ہے)۔

جیسا کہ بیھقی (۴/۲۲۹) کتاب الاموال (۱/۵۰۱) میں ھے.

اس کے خلاف کرتے ہوئے احناف کہتے ہیں کہ سارے سبزیوں میں زکوۃ واجب ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ ھدایہ (۱/۲۰۱) میں ہے۔تو انہوں نے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے خلاف فتوی دیا۔

۶۵-خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ زکوۃ میں خرص اور تخمین یعنی تقریبی اور اٹکلی اندازہ لگاتے تھے۔

جیسا کہ البیھقی (۱۲۴/٤) المحلی (۲۵۹/٥) ابن ابی شیبہ ()

الاموال (٤٨٧)میں ھے.

اس کے خلاف احناف کہتے ہیں کہ باغوں اور فصلوں کا خرص اور تخمین نہیں ہے۔بلکہ باطل ہے۔

جیسا کہ مرقاۃ (١٥٥/٤) تنظیم الاشتات (٢٠/٢) میں ھے.

۶۶-خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ شہد (گبین) میں سے زکوۃ عشر نہیں لیتے مگر ایک شرط کے ساتھ اور وہ ہے کہ حکومت اس کی حفاظت کرتی ہو۔

جیسا کہ مصنف عبد الرزاق (٦٢/٤) البیھقی (١٣٦/٤) میں ھے

اس کے خلاف احناف کہتے ہیں کہ شہد میں زکوۃ لازم ہے۔

جیسا کہ ھدایہ (۲۰۲/۱) میں ھے.

۶۷-خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ شہد کے زکوۃ میں نصاب کو شرط مانتے تھے اور فرماتے تھے:(فی کل عشرۃ افراق فرقاً)۔

رواہ عبد الرزاق (٦٣/٤) وھو فی المحلی (٢٣٠/٥).

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ شہد کے عشر کا نصاب نہیں ہے۔

جیسا کہ ھدایہ (۲۰۲/۱) میں ھے.

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٦٨-خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ ایک شہر سے دوسرے شہر تک زکوۃ نقل کرنے کو ناجائز سمجھتے تھے۔

جیسا کہ کتاب الاموال (٥٩٩) اور فقه عمر (٣٦٤) میں ھے۔

اس کیخلاف حنفیہ صرف اس کی کراہت کے قائل ہیں اور بعض صورتوں میں ان کے نزدیک کراہت بھی نہیں۔ هدایه (١/٢٠٨).

٦٩-خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے تھے کہ جب تم مسکین کو زکوۃ دیتے ہو تو اس کو زیادہ دیدو تا کہ وہ غنی ہو جائے۔

(اذا اعطيتموا الزكوة فاغنوا) رواه ابن ابی شيبه () وعبد الرزاق (٤/١٥١) والبيهقی (٧/٢٣) الاموال (٥٦٥) والمحلی (٦/١٥٥)

والله لاردن الصدقة حتى يروح على احدهم مائة ناقة او مائة بعير).

اس کے خلاف کرتے ہوئے حنفیہ کہتے ہیں کہ فقیر کو اتنا روپیہ نہیں دینا کہ وہ غنی اور مالدار ہو جائے۔ جیسا که هدایه (١/٢٠٧) وغیره میں ھے۔

٧٠-خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے کہ زکوۃ ساقط کرنے کے لیے حیلہ کرنا جائز نہیں۔

(لا يفرق بين مجتمع ولا يجمع بين متفرق خشية الصدقة) موطا (١/٢٥٧) الاموال (٣٩٣).

اس کے خلاف کرتے ہوئے حنفیہ کہتے ہیں کہ زکوۃ ساقط کرنے کے لیے حیلہ کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ عالمگیری (٦/٣٩١) وغیرہ میں ہے۔

٧١-خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ صیام الدہر (ہمیشہ روزے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رکھنے) کومکروہ سمجھتے تھے اور جو بھی شخص یہ مسلسل روزے رکھتا تو خلیفہ راشد عمر رضی اللہ عنہ اس کی پٹائی کرتے تھے۔

جیسا کہ عبد الرزاق (٤/٢٩٨) ابن ابی شیبہ المحلی (٤/٤٣٥) میں ھے.

اس کے خلاف کرتے ہوئے حنفیہ کہتے ہیں کہ صیام الدہر جائز ہے۔

مرقاۃ (٤/٢٩٠).

۷۲- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح روایت میں منقول ہے کہ جب روزہ دار بھول کی وجہ سے غروب الشمس سے پہلے افطار کرے تو اس پر قضاء نہیں ہے۔

جیسا کہ البیھقی (٤/٢١٧) عبد الرزاق (٤/١٧٩).

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ اس پر قضاء واجب ہے۔ ہدایہ (۱/۲۲۵)۔

۷۳- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نفلی روزہ کی افطار کرتے تو اس کی قضاء ضروری نہیں سمجھتے۔

جیسا کہ المجموع (٦/٣٩٤) المحلی (٤/٤١٨) میں ھے.

اس کے خلاف کرتے ہوئے حنفیہ کہتے ہیں کہ جس نے نفلی روزہ افطار کیا تو اس پر قضاء لازم ہے۔

جیسا کہ ھدایہ (١/١٤٨) شرح وقایہ (١/١٤٢) کنز (١/٣٥) میں ھے.

۷۴- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج کے احرام میں اشتراط تو

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

یعنی شرط لگانے کو صحیح مانتے تھے۔

جیسا کہ ابن ابی شیبہ المغنی (۳/۲٤۲) میں ھے۔(ان حججت فاشترط).

اس کے خلاف حنفیہ اس کو نہیں مانتے۔

دیکھئے عینی (٥/٤٥) بذل المجھود (۳/۹۷) تنظیم الاشتات (۲/۱۱۰).

۷۵-خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اپنے گھر سے حج کا احرام باندھنا بدعت ہے۔

جیسا کہ المغنی (۳/۲٦٥) ابن ابی شیبہ البیہقی (٥/۳۱) .

اس کے خلاف کرتے ہوئے حنفیہ کہتے ہیں کہ افضل یہ ہے کہ گھر سے احرام باندھا جائے۔

جیسا کہ ھدایہ (۱/۲۳٥) میں ھے : ان تحرم بہ من دویرۃ اھلك

تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی مخالفت کی۔

۷٦-خلیفہ راشد عمر بن خطاب اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک احرام کی حالت میں نکاح کرنا باطل ہے۔

جیسا کہ بیہقی (٥/٦٦) (۷/۲۱۳) المغنی (۳/۳۳۲) المجموع (۷/۲۹۰) المحلی.

اس کیخلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ جائز ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جیساکہ عینی (٥/٩٩) طحاوی (١/٤٤١) تنظیم الاشتات (٢/١٠١) میں ھے.

۷۷-خلیفہ راشد عثمان رضی اللہ تعالی عنہ منیٰ میں چار رکعت نماز کرتے اور وہ مسافر تھے اور اس کے پیچھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھڑے تھے۔

جیساکہ صحیح بخاری (١/١٤٧) مشکاة (١/١١٩) میں ھے.

اس کے خلاف حنفیہ چار رکعت کو ناجائز سمجھتے ہیں۔

جیساکہ ھدایہ (١/١٦٥) وغیرہ میں ھے

۷۸-خلیفہ راشد عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ دونوں حج تمتع نہیں کرتے تھے بلکہ اس سے منع فرماتے تھے۔

جیساکہ صحیح بخاری (١/٢١٢، ٢١٣) میں عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے اور طحاوی (١/٣٨٤) میں عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔

اس کیخلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ حج تمتع کرنا چاہیئے۔

جیساکہ ھدایہ (١/٣٦٠) شرح وقایہ (١/٣٤٠) میں ھے.

تو احناف کیوں خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے خلاف کرتے ہیں؟

۷۹-خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ گوہ (سوسمار) کو حلال سمجھتے تھے اور احرام کیحالت میں جس نے اس کو مارا تو اس پر بھیڑ ے کا ذبح کرنا لازم سمجھتے تھے۔(ابن ابی شیبہ المحلی (٣/٢٢١) المجموع (٧/٤٢٢) المغنی (٣/٥١١).

اس کے خلاف کرتے ہوئے اس کو نہیں مانتے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ مرقاۃ (۸/۱۳۱) تنظیم الاشتات (۳/۱۲۱) میں ھے۔

۸۰- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ ضبع یعنی بجو (گورکٹی) کو حلال سمجھتے تھے اور جس نے بحالت احرام اس کو شکار کیا تو اس پر جزاء لازم مانتے تھے۔ جیسا کہ موطا (۱/۴۱۴) عبد الرزاق (۴/۴۰۳) البیہقی (۵/۱۸۳) المغنی (۳/۵۱۰) المحلی (۲/۲۲۷) فقہ عمر (۲۵۲) میں ھے۔

اس کے خلاف کرتے ہوئے حنفیہ کہتے ہیں کہ ضبع (بجو) حرام ہے۔

جیسا کہ عرف الشذی (۲/۴۵۰) رد المحتار (۵/۱۹۴) میں ھے۔

۸۱- منیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم دو دو رکعت فرض پڑھتے تھے خواہ مکہ میں کم ٹھرتے تھے یا زیادہ مدت تک۔

جیسا کہ موطا (۱/۴۰۲) صحیح بخاری (۱/۱۴۷) المغنی (۳، ۴۵۶) میں ھے۔ اور وہی طریقہ سنت ہے خواہ مسافر ہو یا مقیم۔

اس کیخلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ جو شخص مکہ میں پندرہ دن کے قیام کا ارادہ کرتا ہے تو وہ منیٰ عرفات اور مزدلفہ میں چار رکعت فرض پڑھیں گے۔

تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم سب کے مخالف ہو گئے۔ جیسا کہ ھدایہ (۱/۱۶۶) میں ھے۔

۸۲- خلیفہ راشد عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک منیٰ میں رات گذارنا واجب ہے۔ وہ فرماتے تھے: (لا يبيتن احد من الحاج وراء العقبة و كان يبعث

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رجالا يدخلون الناس من وراء العقبة) الموطا (١/٤٠٣) البيهقى (١٥٣/٥) ابن ابى شيبه .

اس کے خلاف احناف کہتے ہیں یہ واجب نہیں۔

جیسا که الفقه الاسلامی (١/٢١٢) میں ہے.

تو خلیفہ راشد کیا کہتا ہے اور یہ احناف کیا کہتے ہیں؟

۸۳- خلیفہ راشد عمر رضی اللہ عنہ عورتوں کو حج کی اجازت دیتے تھے خواہ ان کے ساتھ محرم ہو یا نہ ہو جبکہ امن موجود ہو، جیسا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو حج کے لیے عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیج دیا تھا۔ بیہقی (۵/ ۲۲۸)۔

اور احناف یہ نہیں مانتے۔

جیسا که هدایه (١/٢٣٣) میں ہے.

۸۴- خلیفہ راشد عمر رضی اللہ تعالی عنہ اور بقیہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم حج کے ہدایا کی اشعار کرتے تھے۔ یعنی ان کے قُب سے تھوڑا سا خون نکالتے تھے۔

جیسا کہ یہ سنت عمل ہے۔ دیکھو المحلی (١١١/٧).

اس کے خلاف احناف کہتے ہیں کہ یہ کام ناجائز ہے۔

جیسا کہ هدایه (١/٢٦٢) کنز (١/٨٣) شرح وقایه (١/٣٤٣) میں ہے.

تو یہ بے چارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے عمل کو ناجائز کہتے ہیں۔ یہ کس قدر قبیح جرأت اور عظیم ظلم ہے؟

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

امام ابوحنیفہ اس مسئلے میں معذور ہے لیکن مقلدین معذور نہیں ہیں کما حققہ عبدالحی رحمہ اللہ فی حاشیتہ علی الھدایۃ۔

۸۵-خلیفہ راشد عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ درخت میں پھل پکنے سے پہلے اس کی فروخت سے منع فرماتے تھے۔

جیسا کہ المحلی (۱۱۵/۹) میں ھے :

(نهى عمر - رضی الله عنه - عن بيع الثمر حتى يصلح).

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ کام جائز ہے۔

جیسا کہ ھدایہ (۱۰/۳) تنظیم الاشتات (۱۲۸/۲) فتح القدیر (۱۰۲/۵) میں ھے۔

۸۶- سب خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے نزدیک مکہ مکرمہ کے گھروں کی خرید وفروخت جائز ہے۔

جیسا کہ صحیح بخاری (۲۱۶/۱) المجموع (۲۷۹/۹) میں ھے.

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ مکہ کے گھروں کی فروخت منع ہے۔

جیسا کہ عینی (۲۲۵/۹) میں ھے۔

۸۷-خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جو سرکہ شراب سے بنا ہوا ہے اس سے منع فرماتے تھے۔ جیسا کہ فقہ عمر (۱۳۳) میں ھے۔

حالانکہ احناف یہ جائز سمجھتے ہیں۔

جیسا کہ ھدایہ (۴۹۹/۴) مرقاۃ (۱۹۲/۶) میں ھے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۸۸- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک شہری لوگ بدوی شخص کے لیے فروخت نہیں کر سکتے۔

قال عمر - رضی الله عنه - : لا يبيع حاضر لباد۔ عبد الرزاق (٨/٢٠٠) المحلى (٨/٤٥٤).

اس کے خلاف حنفیہ یہ کام جائز مانتے ہیں۔

جیسا کہ ھدایہ (٣/٦٧) رد المحتار (٤/١٣٢) میں ھے.

۸۹- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیع الوفاء سے منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ مصنف عبد الرزاق (۸/۵۶) فقہ عمر رضی اللہ عنہ ص (۱۴۴) میں ہے:

عن ابن مسعود قال : ابتعت من امرأتي زينب جارية فشرطت ان بعتها فهي لها بالثمن الذى ابتعتها به فذكرت ذلك لعمر ، فقال : لا تقربها ولأحد فيها شرط۔ (المغنى : ٤/٩٩).

اس کے خلاف حنفیہ بیع الوفاء کو جائز مانتے ہیں۔

جیسا کہ شامی (٤/١٢١) باب الرهن، البحر الرائق (٦/٨) تبيين الحقائق (٥/١٨٣) میں ھے.

۹۰- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خیار مجلس کو جائز مانتے تھے۔

جیسا کہ مغنی (٣/٥٦٣) المحلى (٨/٣٥٣) (٤٤١) میں ھے.

اس کیخلاف حنفیہ اس کو نہیں مانتے۔

جیسا کہ تقریر ترمذی از محمود الحسن دیوبندی ص (٣٦)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جامع ترمذی پر۔ اسی طرح هدایه (۲۰/۳) بدائع الصنائع

(۱۳٤/٥) بداية المجتهد (۱٦۹/۲) میں هے.

۹۱ – خلفاء راشدین عمر بن خطاب، عثمان اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان سب حضرات مزارعت، مساقات یعنی دہقانی کو جائز مانتے تھے اور خود بھی کرتے تھے ۔اسی طرح ان کے آل بھی اسے کرتے اور جائز مانتے۔ جیسا کہ مشکوۃ خراج لابی یوسف ص (۱۰۷) اور صحیح بخاری میں ہے۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ جائز نہیں۔

جیسا کہ هدایه (٤۲٤/۳) مرقاۃ تنظیم الاشتات (١٤٨/۲) میں هے.

۹۲ – خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب یہ تھا کہ احیاء الموات امیر کی اجازت کے بغیر بھی ہوسکتا ہے۔

جیسا کہ کتاب الاموال (۲۹۰) المغنی (٥۱۱/٥) المحلی (۲۳٥/۸) الموطا (٧٤٤/۲) البیهقی (۲٤٨/٦) میں هے.

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ امیر کی اجازت کے بغیر یہ کام ناجائز ہے۔ وقول الامام ہو المختار۔

دیکھو البدائع (۱۹٤/٦) تبیین الحقائق (۳٥/٦) رد المحتار (۲۰۹/۳) (۲۷۸/٥).

۹۳ – خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے نزدیک ذخیرہ اندوزی ہر چیز میں حرام تھی دیکھو موطا (٦٥۱/۲)۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کے خلاف احناف اس کو جائز سمجھتے ہیں جیسا کہ مرقاۃ (۶/۹۵) میں ہے صرف اشیائے خوردنی میں منع کرتے ہیں۔

۹۴- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک میراث کے اسباب سات تھے: (۱) الرحم (۲) التحمیل (۳) النکاح (۴) الولاء (۵) الید (۶) النصرۃ (۷) الجوار۔ جیسا کہ فقہ عمر رضی اللہ عنہ (۱/۳۶) میں ھے.

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ ان میں نصرت اور جوار نہیں ہے۔

جیسا کہ سراجی ص (۳) میں ھے.

تو خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم سے مخالفت کی۔

۹۵- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک مفقود (گم شدہ) شخص کی میراث اور نکاح چار سال کے بعد ٹوٹتا ہے۔

دیکھو المحلی (۱۰/۱۳۶).

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ اسی (۸۰) یا نوے یا سو سال کے بعد ٹوٹتا ہے۔

جیسا کہ کنز (۱/۲۲۰) ھدایہ (۲/۶۲۳) فتح القدیر (۵/۳۷۲) میں ھے.

۹۶- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک بلکہ سارے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے نزدیک میراث کے موانع تین ہیں: (۱) اختلاف دین (۲) رق (۳) قتل۔

جیسا کہ فقہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (۱/۳۸) میں ھے.

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ تین نہیں بلکہ چار ہیں ایک ان میں اختلاف

دار ہے۔ جیسا کہ سراجی (۳) میں ہے۔

تو انہوں نے سارے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے خلاف کیا۔

۹۷- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ جب وہ کسی عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ رکھتے تھے تو اس کی پنڈلی کو دیکھتے تھے۔ جیسا کہ انہوں نے ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما کی پنڈلی کو دیکھا۔

جیساکہ سلسلة الصحیحة (۱/۱۵٦) سنن سعید بن منصور (۵۲۱) (۱/۱٤۷) میں ھے.

حالانکہ احناف یہ نہیں مانتے بلکہ کہتے ہیں کہ صرف اس کی منہ کو دیکھ سکتا ہے۔

جیساکہ عینی (۹/٤۱۲) تنظیم الاشتات (۲/۱٦٦) میں ھے.

۹۸- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بغیر ولی کے نکاح کو حرام سمجھتے تھے۔ اور فرماتے تھے:

(لا نکاح الا بولی) یعنی ولی (باپ، بھائی وغیرہ) کی اجازت کے بغیر عورت کی نکاح کرنا جائز نہیں بلکہ نکاح نہیں ہو سکتی۔

جیساکہ بیھقی (۷/۱۱۱) ابن ابی شیبه (٤/۱۲۹) .

اور یہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی بھی ہے۔

جیساکہ القرطبی (۳/۷۲) الموطا (۲/۵۲۵) میں ھے.

اس کے سراسر خلاف کرتے ہوئے حنفیہ کہتے ہیں کہ بغیر ولی کے نکاح بالکل جائز ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مرقاة (٦/٢٠٤) رد المحتار (٢/٢٩٦) هدايه (٢/٣٥) شرح الوقايه (٢/٢٠).

تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت بھی کی اور خلفاء راشدین رضی اللہ تعالی عنہم کی مخالفت بھی۔ اور اس کام میں اجازت بھی دے دی کہ عورت اگر بغیر اجازت والدین واولیاء کے اپنی مرضی سے کسی سے نکاح کرے تو یہ جائز ہے۔ پشتو میں اس کو (مٹیز توب) کہتے ہیں۔ تو کیا بغیر ولی کے نکاح کو درست قرار دینا اس بدنما اور حیاء سوز کام میں اجازت دینا نہیں ؟

۹۹- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نکاح الشغار (بدل کی نکاح) کو باطل مانتے تھے۔

جیسا که المغنی (٦/٦٤١) میں هے.

اس کے برعکس حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ جائز ہے جبکہ مہر مقرر ہو۔

مرقاة (٦/٢١٢) هدايه وغيره.

وکفی باللہ وکیلا
مکتبۃ الکتاب والسنۃ
ابو محمد امین اللہ البشاوری

۱۰۰- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ عورت کے لیے جماع (ہم بستری) کا حق ہر چار دن میں مانتے تھے، کہ ہر چار دن میں عورت سے صحبت کرنا یہ اس کی حق ہے۔ اور مجاہدین کیلئے ہر چار مہینے کے بعد واپسی لازمی سمجھتے تھے۔

جیسا که مصنف عبد الرزاق (٧/١٥١) المغنی (٧/٣١) میں هے.

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ شوہر پر ساری عمر میں ایک مرتبہ بیوی کے ساتھ صحبت لازمی ہے، اس کے علاوہ باقی دنوں میں بیوی کے ساتھ جماع کرنا لازمی نہیں۔ جیسا کہ رد المحتار (۲/۵۹۳) میں ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تو یہ کس طرح خلیفہ راشد کے خلاف ہوا، اور کس طرح انہوں نے بیوی کی حق کو لنگرا دیا۔

۱۰۱- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک مُکرَہ (جس پر زبردستی کی جائے اس کی) طلاق واقع نہیں ہوتی۔

قال ثابت الاعرج : سألت عمر و ابن الزبیر عن طلاق المکرہ فقالا جمیعاً : لیس بشیٔ ۔ المحلی (۱۰/۲۰۲) (۸/۳۳۱) فقہ عمر رضی اللہ عنہ (۴۸۲).

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ مکرہ کی طلاق واقع ہوتی ہے۔

جیسا کہ مرقاۃ (۶/۲۸۸) ھدایہ (۲/۳۵۸) فتاوی قاضی خان (۲/۲۱۹ میں ھے.

۱۰۲- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ اور علی رضی اللہ تعالی عنہ کا مذہب یہ تھا کہ جب عورت کو ایک یا دو طلاق دی جائے اور وہ دوسرے شوہر سے نکاح کرے اور وہ بھی اس کی کو طلاق دے اور پھر واپس پہلے خاوند اسی کو نکاح پر لے تو اس کا ایک طلاق باقی رہا یا دو باقی رہے۔

جیسا کہ بیھقی (۸/۳۶۴) میں ھے ۔ اور یہ عام علماء کا قول بھی ھے.

ان کے خلاف حنفیہ اس میں خلاف کرتے ہیں۔

جیسا کہ فقہ اسلامی (۷/۳۸۸) نور الانوار (۲۳) میں ھے.

تو خلفاء راشدین کے خلاف کیوں کرتے ہیں؟

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۰۳- خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے کہ نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہے، نہ تعلیقاً اور نہ تنجیزاً اور کلما کی طلاق نہیں ہے۔

جیسا کہ عبد الرزاق (٤١٦/٦) شرح السنة (١٤٦/٥) میں ھے.

اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے جس روایت میں جواز منقول ہے وہ روایت ثابت نہیں جیسا کہ عبد الرزاق نے اس روایت کو یاسین الزیات سے نقل کی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

اس کیخلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ (کلما) کے طلاق واقع ہوتی ہے۔ اور معلق واقع ہے اگرچہ نکاح ابھی تک نہیں ہوئی۔ جیسا کہ هدایه (٣٨٥/٢) میں ھے.

۱۰۴- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ حلالہ کی نکاح پر رجم کردیتے تھے جیسا کہ عبد الرزاق (٢٦٥/٦) المحلی (١٨١/١٠) بیهقی (٢٠٨/٧) میں ھے.

اس کے سراسر خلاف کرتے ہوئے حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ کام جائز ہے صرف مکروہ ہے دیکھو هدایه (٤٠٠/٢)

اور بعض صورتوں میں مستحب ہے دیکھو حاشیه کنز (١٣٣/١).

۱۰۵- خلیفہ راشد عثمان رضی اللہ تعالی عنہ خلع کو فسخ کہتے تھے اور اس کو طلاق نہیں سمجھتے۔

جیسا کہ مصنف عبد الرزاق اور مجموع الفتاوی (٣٢٢/٣٢) میں ھے.

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ خلع طلاق ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ نور الانوار ص (٢٣) ھدایہ (٢/٤٢٤) میں ھے.

١٠٦- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ ایلاء پر طلاق کو واقع نہیں کرتے یہاں تک کہ ایلاء کرنے والا چار مہینوں کے بعد خود اس کو طلاق دے دیتا۔

اذا مضت اربعة اشهر لم يجعله شيئاً - اى عمر رضى الله عنه - رواه الطبرانى (٤/٤٨٩) المغنى (٧/٤١٨).

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ ایلاء سے چار مہینوں کے بعد طلاق بائن واقع ہوتی ہے۔ هدايه (٢/٤٠١).

دیکھئے کس طرح انہوں نے خلیفہ راشد عمر الفاروق رضی اللہ عنہ سے خلاف کیا!

١٠٧- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کبھی قسم کا کفارہ حانث ہونے سے پہلے دیتے تھے، اور کبھی حانث ہونے کے بعد کفارہ دیتے تھے۔

جيسا كه عبد الرزاق (٨/٥١٥) ميں هے.

اس کے خلاف حنفیہ حانث ہونے سے پہلے کفارہ دینا ناجائز سمجھتے ہیں۔ اور اس کو کافی نہیں سمجھتے۔ بلکہ کفارہ دینا حانث ہونے کے بعد لازمی سمجھتے ہیں۔

جيسا كه نور الانوار، هدايه (٢/٤٧٨) ميں هے.

١٠٨- خلیفہ راشد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ ان مقلدین کے سخت خلاف تھے جنہوں نے اللہ کی کتاب کے مقابلے میں دوسری کتاب لکھی جیسا کہ شامی، عالمگیری، ہدایہ غیرہ۔ اور اللہ تعالی کی کتاب سے اعراض کیا۔ جیسا کہ اس مندرجہ ذیل روایت میں سوچ وفکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان يهودية جائت الى عمر بن الخطاب رضى الله عنه فقالت : ان ابنى هلك فزعمت اليهود انه لاحق لى فى ميراثه فدعاهم عمر فقال : الا تطعون هذه حقها ؟ فقالوا : لا نجد لها حقاً فى كتابنا، فقال : افى التورلة ؟ قالوا : بل فى المثناة، قال : وما المثناة ؟ قالوا : كتاب كتبه أقوام علماء حكماء، فسبهم عمر وقال : اذهبوا فاعطوها حقها۔

رواه ابن حزم فى المحلى (۳۰۷/۹).

ترجمہ: ایک یہودیہ عورت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہا: میرے بیٹا مر گیا اور یہودیوں کا خیال ہے کہ میرے بیٹے کے مال میں میرا کچھ حق نہیں ہے۔ تو خلیفہ راشد عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بلایا اور فرمایا: تم کیوں اس بیچاری کو اپنا حق نہیں دیتے؟ یہودیوں نے کہا: ہم اپنے کتاب میں اس عورت کے لیے حق نہیں پاتے۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کتاب سے مراد تورات ہے؟ یہودیوں نے کہا: نہیں، بلکہ کتاب سے مراد مثناۃ ہے (یعنی استثناء والی کتاب) عمر رضی اللہ عنہ فرمایا: مثناۃ سے کیا مراد ہے؟ یہودیوں نے کہا مثناۃ وہ کتاب ہے جسکو علماء اور حکماء نے لکھا ہے۔ اس پر عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان بُرا بھلا کہا اور فرمایا: جاؤ اُس عورت کو حق دو۔

غور کریں! اس روایت میں ہے کہ یہود نے تورات کے مقابلہ میں دوسری کتابوں کو لیکر تورات کو چھوڑ دیا اور دوسری کتب پر عمل کیا، تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تمہاری کونسی کتاب ہے؟ انہوں نے کہا کہ مولویوں کی کتاب۔ اس پر عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی لعن طعن کی اور فرمایا کہ جاؤ اس عورت کو

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح دوسری روایت میں ہے کہ خلیفہ راشد عمر رضی اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کی پٹائی کی جبکہ وہ لوگوں کے سامنے دوسری کتاب پڑھ رہا تھا۔ جیسا کہ آج کل قرآن کے مقابلے میں فضائل اعمال وغیرہ پڑھی جاتی ہے۔ اور فرمایا:

انما هلك من كان قبلكم بانهم اقبلوا على كتب علمائهم واساقفتهم وتركوا التوراة والانجيل حتى درسا وذهب ما فيهما من العلم۔ رواه في كنز العمال (١/٩٥) حياة الصحابة (٤/١٧٠).

یعنی پچھلی امتیں اس بات پر ہلاک ہوگئی کہ وہ اپنے رؤساء اور علماء کی کتابوں کی طرف متوجہ ہو گئے اور تورات وانجیل کو چھوڑ دیا یہاں تک ان دونوں کا علم جاتا رہا۔

وفي الحديث الذي رواه الطبراني عن ابي موسى مرفوعاً: ان بني اسرائيل كتبوا كتابا فاتبعوه وتركوا التوراة ۔ كما في المجمع (١/١٧٢) وصحيح الجامع (١/٤٠٩).

یہی حال مقلدین اور تبلیغی جماعت والوں کی ہے اس لئے کہ انہوں نے فضائل اعمال نامی کتاب اور ہدایہ، شامی عالمگیری وغیرہ کو پکڑ کر قرآن اور حدیث کو چھوڑ دیا۔ دیکھئے فتاوی دیوبند، احسن الفتاوی وغیرہ جب ان کو استفتاء آتی ہے وہ جواب میں صرف یجوز اور لا یجوز لکھتے ہوئے صرف ردمختار او عالمگیری کا حوالہ دیتے ہیں۔ تو کیا یہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے طریق کو چھوڑنا نہیں ؟

۱۰۹ - خلفاء راشدین ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم مقلدین نہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تھے، اور نہ احناف تھے۔ اور نہ نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ اور سروردیہ کی بدعتوں میں ملوث تھے۔

اس کے خلاف حنفیہ ان بدعی حلقوں اور کڑیوں میں جکڑے ہوئے ہیں۔

تو یہ کس طرح خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے تابع ہو گئے؟

بلکہ یہ لوگ عقیدہ، سلوک اور عمل میں سراسر ان کے خلاف تھے۔

۱۱۰-خلیفہ راشد عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ ایک گواہ اور ایک قسم پر بھی فیصلہ فرماتے تھے۔

جیسا کہ محلی (٤٠٣/٩) اور المغنی (١٥١/٩) میں ہے :

(قضی بیمین وشاهد).

اس کے سراسر خلاف کرتے ہوئے حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ کام غلط ہے۔

جیسا کہ مرقاة (٢٥٣٧) رد المحتار (٣٣٠/٤) میں ہے.

۱۱۱-خلیفہ راشد عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نسب کے متعلق قیافہ شناسی کو معتبر فرماتے تھے۔

جیسا کہ عبد الرزاق (٣٦٠/٧) بیهقی (٢٦٤/١٠) میں ہے.

اس کیخلاف حنفیہ یہ نہیں مانتے۔ جیسا کہ مرقاة (٣١٧/٦).

۱۱۲-خلیفہ راشد عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی یہ عادت تھی کہ جب غلام اور لونڈی زنا کرتے تو بغیر بادشاہ کے ان پر حد جاری فرماتے تھے۔ اور اس طریق ہذا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امر بھی ہے۔

جیسا کہ عبد الرزاق (٢٣٩/١٠) میں ہے.

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور حنفیہ کہتے ہیں کہ بادشاہ کے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا۔

جیسا کہ مرقاۃ (۷/۱۳۸).

۱۱۳۔خلیفہ راشد عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جو غیر شادی شدہ زنا کرتا تو عمر رضی اللہ عنہ اس کو سو (۱۰۰) کوڑے لگاتے اور ایک سال کے لیے ان دونوں کو جلاوطن بھی کر دیتے۔

(غرب الی البصرة وغرب الی فدك وغرب الی خيبر وغرب الی غيرها) جيسا كه بيهقی (۸/۲۲۲) ابن ابی شيبه المحلی (۱۱/۱۸۳) ميں هے.

اور جس روایت میں (لا اغرب مسلماً بعده ابداً) آیا ہے تو یہ شراب کے بارے میں ہے۔

جیسا کہ عبد الرزاق (۷/۳۱٤) المغنی (۸/۱٦٧) میں ہے۔ یہ زنا کے بارے میں نہیں ہے۔

تو اصول الشاشی والے نے جھوٹ کہا ہے۔ دیکھو هدایه (۲/۵۱۲).

اسی طرح تغریب الزانی بخاری (۲/۱۰۱۰) میں بھی عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

تو حنفیہ نے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر عمل کیا اور نہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی بات پر، صرف اپنے خواہش کی پیروی کر رہے ہیں، اور ابو حنیفہ سے پیغمبر جیسا سلوک کر رہے ہیں، حالانکہ وہ صرف امت میں ایک مجتہد عالم ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۱۴- خلیفہ راشد عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس شخص کی شہادت قبول کرتے جس پر حد قذف جاری کیا گیا ہو۔ اسی طرح یہ سارے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی طریقہ بھی تھی۔

جیسا کہ صحیح بخاری (۱/۳٦۱) عبد الرزاق (۳۸٤/۷) المغنی (۸/۲۳۰) میں ھے۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ قیامت تک اس مسلمان شخص کی گواہی قبول نہیں ہوتی اگرچہ وہ توبہ کرے۔

جیسا کہ ھدایہ (۳/۱٦۱) رد المحتار (٤/۳۷۹) میں ھے۔

۱۱۵- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پانچ روپے چوری کرنے پر چور سے ہاتھ کاٹتے تھے۔

جیسا کہ بیهقی (۸/۳٦) القرطبی (٦/٦۱۱) المغنی (۸/۲٤۲) میں ھے۔

اور حنفیہ کہتے ہیں کہ دس روپے چوری پر ہاتھ کاٹنا ہوگا کم پر نہیں۔

جیسا کہ ھدایہ، عالمگیری (۲/۱۷۰) کنز (۱/۱۷۷) رد المحتار (۳/۱۹۲) میں ھے۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے خلاف ہو گئے۔

۱۱٦- خلیفہ راشد عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقف کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا جائز سمجھتے تھے مثلاً مسجد کو انہوں نے کوفہ میں ایک جگہ سے دوسری جگہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

منتقل کیا تھا اور سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ان کے ساتھ اس بات پر متفق ہو گئے۔

جیسا کہ الدین الخالص (٤٣٤/٣) المغنی (٥٧٦/٥) مجموع فتاوی ابن تیمیہ رحمہ اللہ (٢١٥/٣١).

اسکے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ مسجد کی انتقال ایک جگہ سے دوسری جگہ بالکل نہیں ہے۔ جیسا کہ رد المحتار (٣٧١/٣) میں ھے۔

۱۱۷۔ خلیفہ راشد ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہما کا یہ فتویٰ تھا کہ جو شخص اولاد کو کوئی چیز بطور ہبہ دیتا ہے تو اس میں تسویہ (برابری اور عدل) کرنا واجب ہے اور اگر نہیں کیا تو ہبہ باطل ہے۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ اولاد کے درمیان ہبہ میں تسویہ اور عدل کرنا لازم نہیں۔ بلکہ ایک بچے کو دوسرے پر ترجیح دے سکتا ہے۔

جیسا کہ مرقاۃ (١٥٤/٦) میں ھے.

حالانکہ اس بات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت بھی ہے اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی مخالفت بھی۔ بعض لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے تفضیل بعض اولاد کی ہے۔ تو یہ روایت صحیح نہیں۔

۱۱۸۔ خلیفہ راشد عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ فرمایا کرتے تھے:

(یرتجع الرجل من ولده ما اعطاه مالم یمت او یستهلك او یقع فیه دین) البیهقی (١٧٩/٦) عبد الرزاق (١٢٩/٩) المحلی (١٣٥/٩).

یعنی باپ اپنے بیٹے سے وہ مال لے سکتا ہے جس اُس نے اس کو دیا تھا۔ اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ بات حدیث شریف میں بھی ہے۔

جیسا کہ مشکوۃ (۲۶۱/۱) میں ہے.

اس کیخلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ باپ بیٹے سے اپنا دیا ہوا مال واپس نہیں لے سکتا۔ جیسا کہ مرقاۃ (۱۵۵/۶).

۱۱۹-خلیفہ راشد عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

(المرتھن أمین) یعنی جس کے ساتھ رہن (مال، چیز) رکھا جائے تو وہ امانت ہے۔ یعنی مرتہن پر بوقت ہلاکت مرہونہ ضمان نہیں ہے۔

جیسا کہ بیہقی (۴۳/۶) میں ہے.

اس کے خلاف احناف کہتے ہیں کہ مرتہن پر ضمان آتا ہے۔

ھدایہ (۵۱۷/۴).

۱۲۰-خلیفہ راشد عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ رکاز کو مال فیٔ کا حکم دیتے تھے۔

جیسا کہ فقہ عمر رضی اللہ عنہ ص (۳۴۷) المحلی (۳۲۶/۷) الاموال (۳۴۳) میں ہے۔ دیکھو اس میں دانیال علیہ السلام کا واقعہ ہے.

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ رکاز اور معدن ایک ہی چیز ہے۔ اور اس میں فقط خمس (پانچواں حصہ) حصہ ہے۔

جیسا کہ عینی باب الزکوۃ ھدایہ (۱۹۹/۱) میں ہے.

۱۲۱-خلیفہ راشد عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ رضاعت (بچہ کو دودھ دینے) کی مدت دو سال سمجھتے تھے۔ اور فرماتے تھے:

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(لارضاع الا فی الحولین) رواہ البیہقی (٤٦١/٧) المغنی (٥٤٢/٧).

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ ساڑھے دو سال ہے۔

جیسا کہ ھدایہ (٣٥٠/٢) میں ھے۔

۱۲۲-خلیفہ راشد عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھوڑے سے رضاعت پر حرمت کا حکم نہیں لگاتے۔

جیسا کہ المحلی (١١/١٠) عبد الرزاق (٤٧١/٧) میں ھے۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ تھوڑے اور بہت سے رضاعت دونوں پر رضاعت کا حکم لگتا ہے۔ جیسا کہ ھدایہ (٣٥٠/٢) میں ھے۔

۱۲۳-سارے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کیا یہ فیصلہ تھا کہ جب اہل ذمہ میں سے جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اللہ رب العالمین کو سب وشتم کرے (والعیاذ باللہ) تو اس کی ذمہ ساقط ہوگئ۔ یہ فیصلہ سب خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کا تھا۔

جیسا کہ فقہ عمر رضی اللہ عنہ (٣٧٦) عبد الرزاق (١١٤/٦) البیہقی (٢٠١/٩) الشفاء (٢٢٥/٢) میں ھے۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ اس کام پر اہل ذمہ کی ذمہ ختم نہیں ہوتی۔

جیسا کہ کنز (٢١٢/٢) بحر الرائق (١٩٥/٥) وغیرہ میں ھے۔

تو یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر غیرت نہیں کرتے؟

۱۲۴-خلیفہ راشد عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ جس شخص نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شراب سے سرکہ بنایا تو یہ سرکہ حرام ہے۔

جیسا کہ عبد الرزاق (٢٥٣/٩) اموال ابی عبید (١٠٤) المغنی (٣١٩/٨) میں ہے.

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ شراب سے بنا ہوا سرکہ حلال ہے۔

جیسا کہ مرقات (١٩٢/٧) ھدایہ (٤٩٩/٤) میں ہے.

۱۲۵ - خلیفہ راشد عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک سمندر کے تمام حیوانات سوائے مینڈک کے حلال ہے۔

جیسا کہ مجموع (٣١/٩) بیھقی (٢٥٤/٩) طبری (١٢٦٨٧) فقہ عمر رضی الله عنه میں ہے ۔اور یہی مذہب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بھی تھا۔ جیسا کہ صحیح بخاری (٨٢٥/٢) میں ہے.

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ سمندری حیوانات میں سے صرف مچھلی حلال ہے۔ جیسا کہ ھدایہ (٤٤٢/٤) میں ہے.

۱۲۶ - خلیفہ راشد عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ اضحیہ (قربانی) کو مستحب سمجھتے تھے۔اور فرماتے تھے۔

(من شاء اضحى ومن شاء لم يضح) عبد الرزاق (٣٨١/٤) .

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ قربانی کرنا واجب ہے۔

جیسا کہ ھدایہ (٤٤٣/٤) کنز میں ہے.

۱۲۷ - خلیفہ راشد عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے تھے: کہ ایک حیوان میں - خواہ گائے ہو یا اونٹ ہو یا بھیڑ ا ہو یا اور حیوان ہو - لوگ اضحیہ کے لیے شریک

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوسکتے بلکہ ایک حیوان میں صرف ایک شخص کی قربانی ہوسکتی ہے۔

(لا تجزئ نفس واحدة عن سبعة) ذكره في المغني (٨/ ٦٢٠).

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ اونٹ اور گائے وغیرہ میں سات تک لوگ شریک ہوسکتے ہیں۔

بدائع الصنائع (٥/ ٧٠) عالمگیری (٥/ ٣٠٤) رد المحتار (٥/ ٢٠٠).

۱۲۸-خلیفہ راشد عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ تعزیر بالمال دیتے تھے۔

جیسا کہ المحلی (٩/ ٩) اموال ابی عبید (٩٦) عبد الرزاق (٦/ ٧٧) و (٩/ ٢٢٩) میں ھے.

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ تعزیر بالمال جائز نہیں۔

جیسا کہ بحر الرائق (٥/ ٤١) عمدة القاری (٥/ ١٦٤) البنایة (٣/ ٧٢٨) احسن الفتاوی (٥/ ٥٤٢) میں ھے.

۱۲۹-خلیفہ راشد عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کافر کے بدلہ میں مسلمان سے قصاص نہیں لیتے تھے اگرچہ کافر ذمی کیوں نہ ہو۔

جیساکہ بیهقی (٨/ ٣٢) عبد الرزاق (١٠/ ٩٣) مرقاة (٧/ ٥٧) میں ھے.

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ مسلمان کو کافر (ذمی) کے مقابلہ میں قتل کیا جائیگا۔ جیسا کہ هدایه، رد المحتار (٥/ ٣٤٣) مرقاة (٧/ ٥٧) میں ھے.

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تو ان کا یہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی مخالف ہے اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کا بھی۔

۱۳۰- خلیفہ راشد عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا ہے۔ جیسا کہ کنز العمال (۷۲۲۳) میں ھے: قال زید بن وھب: رأیت عمر یبول قائماً، ففرج بین رجلیه حتی رحمته).

اس کے خلاف حنفیہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کو مکروہ سمجھتے ہیں۔

جیسا کہ عالمگیری (۱/۵۰) بذل المجھود (۱/۱۷) درس ترمذی (۱/۱۹۹) وغیرہ میں ھے.

۱۳۱- خلیفہ راشد ابو بکر صدیق اور عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے طاعات (دینی کاموں) -مثلاً اذان امامت- پر اُجرت مزدوری لینا ناجائز سمجھتے تھے۔

(کانوا یکرھون تعلیم الصبیان بالارش ویعظمون ذلك۔ وقال ابن عمر: لایجوز اخذ الاجرة علی الاذان) المحلی (۳/۱۴۶) (۸/۱۹۵) فقه ابو بکر صدیق رضی الله عنه ص (۲۳).

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ ان دینی اعمال پر اجرت لینا جائز ہے۔

دیکھو مجموعة الرسائل (۱/۱۲) لابن عابدین حنفی.

تو ان سے پوچھو کہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی اتباع کہاں گئی؟

۱۳۲- خلیفہ راشد ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں جمعہ کے دن ایک اذان ہوتی تھی۔

جیسا کہ ابن ابی شیبه صحیح بخاری (۱/۱۲۴) میں ھے.

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور احناف دو اذان دیتے ہیں، تو اس سے وہ کیا جواب دیتے ہیں؟

هدايه (١/١٧١).

۱۳۳- خلیفہ راشد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مشرک قیدیوں سے فدیہ نہیں لیتے تھے بلکہ ان کو قتل کرتے تھے۔

جیساکه الاموال لابی عبید (١٣٠) كنز العمال (٤/٥٤٥) خراج ابی یوسف ص (٢٣٤) میں ھے۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ فدیہ لینا جائز ہے۔

جیسا که معارف القرآن (٨/٢٤) میں ھے۔

۱۳۴- خلیفہ راشد ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانے میں امہات الاولاد (وہ باندھی جو بچوں کی ماں ہو) کی خرید وفروخت ہوتی تھی۔

جیسا که عبد الرزاق (١/٣٨٧) المحلی (٩/٢١٨) میں ھے.

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ کام جائز نہیں ہے۔

جیسا که مرقاة (٧/١٦) هدايه (٣/٥٠) رد المحتار (٤/١٠٣) میں ھے.

۱۳۵- خلیفہ راشد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا فیصلہ یہ تھا کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ وسلم کی سب وشتم کرے تو اُسے قتل کرنا چاہیے۔

جیسا که بیهقی (٨/٢٠٤) المغنی (٨/١٢٣) میں ھے.

اس کے برعکس حنفیہ اس کو نہیں مانتے بلکہ اگر یہ ذمی کافر ہو تو اس کی ذمہ اس سے تھوڑتے بھی نہیں۔ جیسا که بحر الرائق (٥/١٩٥) میں ھے.

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۳۶- خلیفہ راشد ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ چور سے دونوں ہاتھوں کو کاٹتے تھے، اور اگر چوتھی مرتبہ اس نے چوری کی ہوتی تو پھر اس سے اس کے دونوں پاؤں بھی کاٹی جاتی۔ اور اگر چور پانچویں مرتبہ بھی چوری کرتا تو قتل کیا جاتا۔ جیساکہ کنز العمال (۵/۵۳۸) فقه ابی بکر صدیق رضی الله عنه ص (۱۴۳)۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ چوتھی مرتبہ ہاتھ کا کاٹنا نہیں اور نہ اس کا قتل ہے۔ جیساکہ ھدایہ (۲/۵۴۷) رد المحتار (۳/۲۰۶) میں ھے۔

۱۳۷- ابو بکر صدیق اور بقیہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم سفر میں سنتیں نہ پڑھتے تھے۔ جیساکہ ابن ابی شیبہ دارمی (۱/۲۵۴) میں ھے۔ ان ابا بکر لا یصلی فی السفر قبل الفریضة ولا بعدها۔

اس کیخلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ سفر میں سنتیں ہیں۔ جیساکہ عالمگیری (۱/۱۳۹) رد المحتار (۱/۵۳۲) میں ھے۔

۱۳۸- خلیفہ راشد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیوی کے لیے خاوند کی گواہی کو صحیح مانتے تھے۔ جیساکہ المحلی (۶/۴۱۵) میں انکا ارشاد گرامی ہے۔

(قال لعلی رضی الله عنه :لو شهد معك رجل آخر لقضيت لها بذلك - يعنی لفاطمة - رضی الله عنها)۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ خاوند کی گواہی صحیح نہیں ہے۔

ھدایہ (۳/۱۶۱)۔

۱۳۹- خلیفہ راشد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ دونوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہر نماز کو پہلے وقت میں ادا فرماتے تھے اسی طرح ابراد بالظہر کرتے تھے۔

جیسا کہ طرح التثریب (۱۵۲/۲) المغنی (۳۸۹/۱) ابن ابی شیبہ میں ھے۔

بلکہ انہوں نے جُمعہ کی نماز کو زوال سے پہلے بھی کیا ہے۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ ہر نماز میں تاخیر بہتر ہے سوائے مغرب کے۔ ھدایہ (۸۰/۱) کنز (۱۷/۱) وغیرہ۔

۱۴۰۔ خلیفہ راشد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے جمعہ کے دن جُمعہ کی نماز کو نصف النہار (زوال) سے پہلے پڑھی۔

جیسا کہ عبد الرزاق (۱۷۵/۳) المحلی (۴۲/۵) المجموع (۳۸۲/۴) المغنی (۳۵۷/۲) میں ھے۔

اس کیخلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ زوال سے پہلے جمعہ کی نماز نہیں ہو سکتی۔ ھدایہ (۱۶۸/۱) شرح وقایہ باب الجمعہ۔

تو یہ خلیفہ راشد کے صریح مخالفت ہے۔

۱۴۱۔ خلیفہ راشد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جائے نماز یا چادر پر سجدہ کرنا ناجائز سمجھتے تھے۔ جیسا کہ عبد الرزاق (۴۰۳/۱) ابن ابی شیبہ المجموع (۲۳۹/۳) عبد الرزاق (۳۹۷/۱) کنز العمال (۱۲۷/۸)۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ جائز ہے۔

جیسا کہ ھدایہ (۱۴۲/۱) رد المحتار (۲۳۴/۱) میں ھے۔

۱۴۲۔ خلیفہ راشد ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ رکوع جاتے وقت اور رکوع

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے سر اُٹھاتے وقت رفع یدین کرتے تھے (دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے)۔

جیساکہ کنز العمال (٩٤/٨) المجموع (٣٦٨/٣) میں تفصیلاً مذکور ھے۔

اس کے صریح خلاف کرتے ہوئے حنفیہ رفع یدین کے دشمن ہیں۔ کبھی کہتے ہیں منسوخ ہیں، کبھی کہتے ہیں مکروہ ہیں، اور کبھی کہتے ہیں کہ نماز اس سے فاسد ہوتی ہے۔ جیساکہ فتح القدیر، مرعاۃ، کنز (١٢/١) رد المحتار (٣٤٠/١) ھدایہ (١١٠/١) میں ھے۔

کیا یہ خلفاء راشدین کی صریح مخالفت نہیں ہے؟

۱۴۳- خلیفہ راشد ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبھی کبھار نماز میں ایک سلام پھیرتے تھے۔ جیساکہ ابن ابی شیبہ عبد الرزاق (٢٢٣/٢) میں ھے۔

اور حنفیہ اس کو نہیں مانتے۔ جیساکہ مرقاۃ، ھدایہ (١١٤/١) رد المحتار (٣١٤/١) شرح وقایہ (١٧١/١) میں ھے۔

۱۴۴- خلیفہ راشد ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک رکعت وتر کرتے تھے۔

جیساکہ المغنی (١٥٠/٢) ابن ابی شیبہ الدین الخالص (٥٤٤/٥) میں ھے۔

اور حنفیہ ایک رکعت کو ناجائز مانتے ہیں۔

جیساکہ ھدایہ (١٤٤/١) طحاوی (١٩٦/١) میں ھے۔

۱۴۵- خلیفہ راشد ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں تربع سے (چارزانو ہوکر) بیٹھتے تھے اور کبھی ٹیک لگا کر نماز پڑھتے تھے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ ابن ابی شیبہ فقہ ابو بکر رضی اللہ عنہ (۱٦٧)۔

اور حنفیہ یہ نہیں مانتے۔ الا من عذر جیسا کہ ہدایہ (۱/۱۴۰) نور الایضاح ص(۷۵) میں ہے۔

۱۴۶- خلیفہ راشد ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نماز میں رکوع کرنے کے بعد صف تک پہنچ گئے۔ جیسا کہ بیہقی (۲/٦٠) کنز العمال (۸/۲۹۰) الدین الخالص (٤/) میں ہے۔

اور حنفیہ یہ نہیں مانتے۔ جیسا کہ عینی (۶/۵۵) میں ہے۔

۱۴۷- خلیفہ راشد ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ عید کے دن عورتوں کو ضرور نماز کیلئے نکالتے۔

(حق علی کل ذات نطاق الخروج الی العید) رواہ ابن ابی شیبۃ کنز العمال (۸/٦٣٦) المغنی (۲/۳۷۵)۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ عورتوں کا نکالنا نماز کے لیے نہیں ہے۔ جیسا کہ ہدایہ (۱/۱۲۴) میں ہے۔

۱۴۸- خلیفہ راشد ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ عید کی نماز میں بارہ (۱۲) تکبیریں کرتے تھے۔

جیسا کہ عبد الرزاق (۲/۸۵ب) المحلی (۵/۹۴) المغنی (۵/۲۳) میں ہے۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ بارہ تکبیرات نہیں چار تکبیرات ہیں۔

دیکھو ہدایہ (۱/۱۷۳)۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۴۹ -خلیفہ راشد ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک استقاء میں نماز بھی ہے اور عیدین کی طرح تکبیرات بھی ہیں۔

جیسا کہ عبد الرزاق (۳/۸۵) (۲۹۲) المحلی (۵/۸۳) المغنی (۲/۴۳۱) میں ھے.

اور حنفیہ یہ نہیں مانتے۔ دیکھئے ہدایہ (۱/۱۷۶) کنز وغیرہ۔

۱۵۰- خلیفہ راشد ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ دونوں صلاۃ الضحی (چاشت کی نماز) نہیں کرتے۔

جیسا کہ صحیح بخاری (۱/) کتاب التہجد مشکوۃ (۱/۱۱۸) کنز العمال (۸/۵۰) میں ھے.

اور حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ نماز مستحب ہے۔

دیکھو رد المحتار (۱/۶۳۹) احسن الفتاوی (۳/۴۶۵).

۱۵۱ -خلیفہ راشد ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نماز جنازہ کو مسجد میں پڑھتے تھے۔ جیسا کہ کنز العمال (۱۵/۷۰۹) فقہ ابی بکر رضی اللہ عنہ (۱۷۲)۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ صحیح نہیں ہے۔

جیسا کہ مرقاۃ (٤/٤٨) البحر الرائق (۲/۱۸٦) میں ھے.

۱۵۲ -عرفہ کے دن روزہ نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے تھے اور نہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم۔ جیسا کہ عبد الرزاق (۴/۲۸۵) المحلی (۷/۱۸) المجموع (۶/۴۳۸) میں ہے۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ جائز ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جیساکہ مرقاۃ (٤/٢٨٨) تنظیم الاشتات (٢/٤٨) رد المحتار (٢/٩١) میں ھے۔

١٥٣-خلیفہ راشد ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ مچھلی جو پانی میں مر جائے حلال سمجھتے تھے۔

(السمك الطافی حلال) عبد الرزاق (٤/٥٠٣).

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ مکروہ ہے۔

دیکھو مرقاۃ (٤/٤٤٢) هدایه (٤/١٤٢).

١٥٤-خلیفہ راشد ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمندر کے تمام حیوانات حلال جانتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے:

(مافی البحر من شئ الا وقد ذکاه الله لكم) البیهقی (٩/٢٥٢) المجموع (٩/٣١) المحلی (٧/٢٩٧) المغنی (٨/٦٠٧).

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ سمندر کے تمام حیوانات حلال نہیں سوائے مچھلی کے۔ دیکھو هدایه (٤/٤٤٢) فتاوی قاضی خان (٤/٣٣٦).

١٥٥-خلیفہ راشد ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین طلاق کو - جب ایک ساتھ دی جائے - ایک طلاق شمار کرتے تھے۔

جیساکہ فقه ابی بکر (١٨١) صحیح مسلم (١/٤٧٤) عبد الرزاق (٦/٣٩٢) ابودا ود رقم (٣١٩٩).

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ تین شمار ہوتی ہے۔

جیساکہ هدایه (٢/٣٥٥) خلاصة الفتاوی (٢/٢٠٨) رد

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

المحتار (٤١٩/٢) قاضی خان (٢٠٨/٢) میں ھے.

۱۵۶-خلیفہ راشد عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نزدیک مفصلات سورتوں میں سجدۂ تلاوت نہیں ہے۔ جیسا کہ المغنی (٦١٦/١) فقه ابی بکر (٢٠٠) میں ھے.

اس کیخلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ ان میں سجدۂ تلاوت ہے۔

دیکھو ھدایہ (٦٣/١) شرح وقایہ (٢٢٩/١) رد المحتار (٥١٣/١).

۱۵۷-خلیفہ راشد ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر فاروق اور عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ سب حضرات نے ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کیا ہے۔ جیسا کہ بیھقی (٢٧٣/١٠) کنز العمال (٨٢٥/٥) میں ھے.

اس کے سراسر خلاف کرتے ہوئے حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ فیصلہ غلط ہے۔

جیسا کہ مرقاۃ (٢٥٣/٧) رد المحتار (٣٣٠/٤) وغیرہ میں ھے.

۱۵۸-خلیفہ راشد ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزراعت (دھقانی) کو جائز مانتے تھے جیسا کہ المغنی (٣٦٠/٥) المحلی (٣١٤/٨) میں ھے.

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ جائز نہیں ہے۔ ہدایہ (۴۲۴/۴)۔

۱۵۹-خلیفہ راشد ابوبکر اور خلیفہ راشد عمر فاروق رضی اللہ عنہما دونوں جنازے سے پہلے پہلے چلتے تھے۔ جیسا کہ عبد الرزاق (٤٤٥/٣) موطا (٢٢٥/١) کنز العمال (٧٢١/١٥).

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ پیچھے چلنا افضل ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مرقاة (٥٧/٤) رد المحتار (٥٩٨/١).

۱۶۰-خلیفہ راشد ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ پگڑی پر مسح کی ہے۔

جیسا کہ ابن ابی شیبہ المحلی (٦٠/٢) کنز العمال (٤٦٤/٩) المغنی (٣٠٠/١) میں ھے.

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ پگڑی پر مسح جائز نہیں ہے۔

دیکھو مرقاة (٨٠/٢) رد المحتار (١٨١/١) وغیرہ.

۱۶۱-خلیفہ راشد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا فیصلہ یہ تھا کہ جو عورت مرتد ہو جائے تو اسے قتل کرتے تھے۔ بیہقی (٢٠٤/٨) المغنی (١٢٣/٨).

اس کیخلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ جب عورت مرتد ہو جائے تو اسے نہیں قتل نہیں کی جائیگی، دیکھو مرقاة (١٠٦/٧) بذل المجھود (١٢١/٥) تنظیم الاشتات (١٢/٣).

۱۶۲-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اُضحیہ کے دن چار ہیں (یعنی عید بقر کی قربانی چار دنوں تک ہوسکتی ہے)

جیسا کہ المحلی (٢٧٦/٧) المجموع (٢٠٤/٨) المغنی (٦٣٨/٨) میں ھے.

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ قربانی کے ایام تین ہیں۔

دیکھو ھدایہ (٤٤٤/٤) روح المعانی (١٤٥/١٧) رد المحتار (٢٠١/٥).

۱۶۳-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(لااعتكاف الا فى مصر جامع) رواه ابن ابى شيبة وابن حزم فى المحلى (١٦٤/٥) وعبد الرزاق (١٦٧/٣).

دوسری روایت میں ہے: (لا اعتكاف الا فى مسجد جماعة).

رواه عبد الرزاق (٣٤٦/٤) وابن حزم فى المحلى (١٩٤/٥) وفى مسند زيد (٨٨/٣).

یعنی اعتکاف صرف مصر جامع اور جامع مسجد میں صحیح ہے ہر مسجد میں صحیح نہیں۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ ہر مسجد میں اعتکاف جائز ہے۔

جیسا کہ رد المحتار (٤٧٣/١) (١٢٩/٢) میں ھے۔

۱۶۴ - خلیفہ راشد عمر فاروق اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما اکراہ (زبردستی) کی طلاق کو نافذ نہیں کرتے۔

جیسا کہ المحلی (٣٣٢/٨) و (٢١٢/١٠) فقه علی رضی الله عنه (١١٠) میں ھے۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ زبردستی سے طلاق واقع ہوتی ہے۔

دیکھو ھدایہ (٣٥٨/٢) مرقلة (٢٨٨/٦) قاضی خان (٢١٩/٢).

۱۶۵ - خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایلاء کرنے والا چار مہینے گذرنے پر قاضی کے سامنے کھڑا کیا جائیگا اور اس کو کہا جائیگا کہ طلاق دو یا پھر رجوع کرو۔

جیسا کہ عبد الرزاق (٤٥٧/٦) المحلی (٤٧/١٠) میں ھے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کیخلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ چار مہینے گزر جانے کے بعد طلاق خود بخود ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ ہدایہ (۴۰۱/۲) میں ہے۔

۱٦٦-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا ہے۔ جیسا کہ ابن ابی شیبہ فقہ علی رضی اللہ عنہ ص (۱۳۲) میں ہے۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ مکروہ ہے۔

دیکھو درس ترمذی (١٩٩/١) عالمگیری (١٠٥/١) بذل المجهود (١٧/١).

۱٦۷-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اپنی دور خلافت میں تعزیر بالمال دیتے تھے۔ جیسا کہ فقہ علی رضی اللہ عنہ ص (۱۵۴) میں ہے۔ کہ انہوں نے ایک گاؤں کو شراب کی فروخت پر جلا دیا تھا۔ کنز العمال، جدید فقہی مسائل۔

اس کیخلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ تعزیر بالمال جائز نہیں ہے۔

رد المحتار (١٨٤/٣) بحر الرائق (٢٠٨/٣) احسن الفتاوى (٥٤٢/٥).

۱٦۸-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

(التيمم لكل صلوة) رواه البيهقى (٢٢١/١) كنز العمال (٢٧٥٥٣).

یعنی ہر نماز کے لیے تیمّم کرنا ضروری ہے۔ کئی نمازیں ایک تیمّم سے صحیح نہیں۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ ایک تیمّم پر بہت سے نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں۔ جیسا که هدایه (٤٩/١) شرح وقایه (١٠٣/١) میں هے.

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

١٦٩-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تیمّم میں صرف دونوں ھتیلیوں اور منہ پر مسح کرتے تھے۔ جیسا کہ ایک روایت ان سے یہ بھی نقل منقول ہے

مصنف عبد الرزاق (١/٢١٣) اور البیھقی (١/٢١٢).

اور حنفیہ کہتے ہیں کہ مرفقین (کہنیوں) تک مسح کرنا ہے۔

جیسا کہ ھدایہ (١/٤٩) شرح وقایہ (١/١٧٦)میں ھے.

١٧٠-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

(لا یؤم المتیمم المتوضئین) رواہ ابن حزم فی المحلی (٢/١٤٣)

کنز العمال (٢٧٥٥٨).

یعنی اگر امام نے تیمّم کی ہو اور مقتدی نے وضوء تو یہ امامت درست نہیں۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ درست ہے۔

ھدایہ (١/١٢١) شرح وقایہ (١/١٧٦).

١٧١-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حج کے احرام باندھنے کے وقت اشتراط (شرط لگانا) جائز سمجھتے تھے۔

اللھم حجة ا ن تیسرت او عمرة، ان اراد عمرة ـ والا فلا حرج .

رواہ ابن ابی شیبہ وفی المحلی (٧/١١٣) ومسند زید (٣/١٤٦).

اس کے خلاف حنفیہ حج میں اشتراط نہیں مانتے۔

دیکھو مرقاة (٦/٤) ومرعاة.

١٧٢-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے نزدیک محرم شخص نکاح نہیں کرسکتا۔ اور فرماتے تھے:

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رواہ ابن ابی شیبة المحلی (١٩٩/٧) سنن البیهقی (٦٦/٥).

اس کے خلاف کرتے ہوئے حنفیہ کہتے ہیں کہ حالت احرام اگر محرم نکاح کرے تو یہ جائز ہے مرقاۃ (۳۸۰/۵)۔

۱۷۳- خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے نزدیک حج ہر اس شخص پر لازم ہے جس کے ساتھ مال ہو اگرچہ اس میں بدنی استطاعت نہ ہو، وہ اپنے پیسے سے نائب بھیج دے۔

(الشیخ الفانی الذی لا یستطیع ان یحج یجهز رجلا علی نفقته فیحج عنه). رواہ ابن ابی شیبة المحلی (٦١/٧) المجموع (٨٠/٧) المغنی (٢٢٨/٣).

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ حج کے فرضیت کے لیے مالی اور بدنی طاقت دونوں شرط ہیں۔ اور جس کے ساتھ مال ہو اور بدنی استطاعت نہ ہو تو اس پر حج فرض نہیں۔

دیکھو مرقاۃ (٢٦٧/٥) هدایه (٢٣١/١) فقه اسلامی (٢٥/٣).

۱۷۴- خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حج قران میں ایک طواف اور ایک سعی کرتے تھے۔ جیسا کہ بیہقی (۱۰۸/۵) کنز العمال (۱۲۴۶۴) میں ہے۔ اور طوافین لفظ جو بیہقی میں ہے اس سے مراد طواف قدوم اور طواف زیارت ہے۔

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حج بھی اس طرح تھا۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

دیکھو صحیح بخاری وصیحح مسلم۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ حج قران میں دوطواف اور دوسعی کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ ھدایہ (۲۵۸/۱) رد المحتار (۱۹۲/۲)میں ھے۔

۱۷۵-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ حدود کفارات ہیں۔(یعنی جس پر حد جاری کیا جائے تو وہ گناہ سے پاک ہوا)۔

جیسا کہ کنز العمال (۱۳۹۹۷) میں ہے۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ حدود کفارات نہیں ہیں۔

جیسا کہ مرقاۃ (۵۰/۱) عینی (۲۱۳/۱) تنظیم الاشتات (۵۸/۱) میں ہے۔

خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حیض کی کم مدت کو ایک دن مانتے تھے۔ اسی طرح ایک مہینہ میں تین حیضیں آنا جائز مانتے تھے جیسا کہ صحیح بخاری (۴۷/۱) اور فقہ علی رضی اللہ عنہ میں ہے۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ حیض کی کم مدت تین دن ہیں اور طہر متخلل پندرہ دن مانتے ہیں۔ شرح وقایہ (۱۳۳/۱) وہدایہ (۶۳، ۶۶) رد المختار (۶۴/۲) کنز (۱۱۲/۱)۔

۱۷۶-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے نزدیک مدت رضاعت دوسال تھی جیسا کہ المغنی (۵٤۲/۷) کنز العمال (۱۵٦۹٦)۔ابن کثیر (۲۸۳/۱) میں ھے۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ دوسال اور چھ مہینے ہیں۔ جیسا کہ ہدایہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۲/۳۵۰)

۱۷۷-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بچوں کے مال سے بھی زکوۃ لیتے تھے۔جیسا کہ کتاب الاموال (٤٥٠) البیهقی (١٠٧/٤) میں ہے
اسی طرح مجنون اور یتیم کے مال سے بھی زکوۃ لیتے تھے۔

اس کی مخالفت کرتے ہوئے حنفیہ کہتے ہیں کہ صرف عاقل بالغ کے مال سے زکوۃ لینا واجب ہے۔ھدایہ (۱/۱۸۵) مرقاۃ (۴/۱۳۵)

۱۷۸-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ چھبیس (۲۶) اونٹ میں ایک بنت مخاض ہے اور اگر موجود نہیں تو ابن لبون ہے۔

جیسا کہ عبد الرزاق (٥/٤) المحلی (١٥/٦) میں ھے.

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ پینتھیس (۳۵) تک بنت مخاض ہے۔
جیسا کہ ہدایہ (۱/۱۸۸) میں ہے۔

۱۷۹-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ گھوڑوں اور غلاموں میں زکاۃ نہیں لیتے۔

جیسا کہ عبد الرزاق (٦/٤) المحلی (٢٢٨/٥) المجموع (٣٠٧/٥) میں ہے۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ ان دونوں میں زکاۃ ہے۔
دیکھو ہدایہ (۱/۱۹۱)۔

۱۸۰-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سبزیوں میں زکوۃ نہیں لیتے تھے۔اور فرمایا کرتے تھے:

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لیس فی الخضراوات صدقة (یعنی سبزیوں میں زکوۃ نہیں ہے)
البیهقی (٤/١٣٠) عبد الرزاق (٤/١٢٠).

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ اس میں عشر (زکوۃ) لازم ہے۔
جیسا کہ ہدایہ (۱/۲۰۱) میں ہے۔

۱۸۱-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ عشر کا نصب چھ سو (۶۰۰) کلو مانتے تھے۔ جیسا کہ مسند زید بن علی (۲/۲۲۴) فقہ علی رضی اللہ عنہ ص (۳۰۵) میں ہے۔

اس کیخلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ عشر کے نصاب نہیں ہے۔ ہدایہ (۱/۲۰۲)

۱۸۲-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ شہد میں زکوۃ نہیں لیتے۔ جیسا کہ بیہقی (۴/۱۲۸) میں ہے۔

اس کیخلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ اس میں زکوۃ لازم ہے۔ ہدایہ (۱/۲۰۲)۔

۱۸۳-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے تھے: کہ جو شخص پچاس درہم کا مالک ہو وہ زکوۃ نہیں لے سکتا۔ اس طرح غنی شخص اس کو زکوۃ نہیں دیگا۔ جیسا کہ المغنی (٢/٦٦١) المحلی (٦/١٥٤) مسند زید (٢/٦٠١) میں ہے۔

اس کیخلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر فقیر نصاب (یعنی دوسو درہم) کا مالک نہیں تو وہ زکوۃ لے سکتا ہے۔ جیسا کہ ہدایہ (۱/۲۰۴) وغیرہ میں ہے۔

۱۸۴-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ فطرانہ (سر سایہ) کے متعلق فرماتے تھے کہ کافر غلام کی طرف سے نہیں نکالی جاسکتی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ المجموع (۲/۲۱۱) میں ہے۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ کافر غلام کی طرف سے فطرانہ نکالنا ضروری ہے۔ جیسا کہ مرقاۃ (۴/۱۶۱) ہدایہ (۱/۲۰۸) میں ہے۔

۱۸۵- خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ مسند زید (۲/۱۷۶) نیل الاوطار (۳/۱۱۸) المغنی (۲/۲۲) ابن ابی شیبہ میں ہے۔

اس کیخلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ سلام کے بعد ہے۔ جیسا کہ ہدایہ (۱/۱۵۶) شرح وقایہ (۱/۲۲۰) میں ہے۔

۱۸۶- خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سجدۂ شکر کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ بیہقی (۲/۳۸۱) عبدالرزاق (۳/۳۵۸) میں ہے۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ سجدۂ شکر نہیں ہے۔

جیسا کہ مرقاۃ (۳/۳۲۸) تنظیم الاشتات (۱/۴۹۰) میں ھے.

۱۸۷- خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سجدۂ تلاوت کو سنت جانتے تھے، اسی طرح سواری کی اوپر اس کو اشارے سے اداء فرماتے تھے۔ جیسا کہ فقہ علی رضی اللہ عنہ ص (۳۲۱) اور ابن ابی شیبہ میں ہے۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ واجب ہے۔

دیکھو ہدایہ (۱/۱۶۳) شرح وقایہ (۱/۲۲۹) رد المحتار (۱/۴۶۹) وغیرہ۔

۱۸۸- خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک گناہ کے سفر میں قصر صلاۃ نہیں ہے۔ جیسا کہ المغنی (۲/۲۶۱) میں ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کیخلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ گناہ کے سفر میں بھی قصر کرنا مشروع ہے۔ جیسا کہ ہدایہ (۱/۱۶۵) شرح وقایہ (۱/۲۳۴) میں ہے۔

۱۸۹-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سفر کی مدت کو دس (۱۰) دن بتاتے تھے۔ اور فرماتے تھے۔

اذا اقمت عشراً فاتم ـ یعنی جب تم کہیں دس دن رہو تو پوری نماز اداء کرو۔

عبد الرزاق (٢/٥٣٢) المحلی (٥/٢٢) کنز العمال (٢٢٧١١).

اس کیخلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ مدت اقامت پندرہ دن ہیں۔

جیسا کہ ہدایہ (۱/۱۶۵) اور شرح وقایہ (۱/۲۳۴) رد المحتار (۱/۵۲۸) میں ہے۔

۱۹۰-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ نماز وتر کو سواری کی پشت پر اشارہ سے پڑھتے تھے۔

جیسا کہ عبد الرزاق (۲/۵۷۹) البیہقی (۲/۶) المحلی (۳/۵۳) میں ہے۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ سواری پر وتر پڑھنا ناجائز ہے۔ دیکھو مرقاۃ (۳/۲۲۳) عینی، رد المحتار۔

۱۹۱-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ تارک الصلاۃ (نماز چھوڑنے والا) کو کافر سمجھتے تھے۔ اور فرماتے تھے

: من لم یصل فهو کافر۔ کنز العمال (٢١٦٥٤).

اس کیخلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ کافر نہیں ہے۔ جیسا کہ مرقاۃ (۲/۱۱۹) الفقہ الاسلامی (۱/۵۵۳) رد المحتار (۱/۲۳۵) میں ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۹۲-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ نماز میں اپنے دونوں

ہاتھ کو ناف کے اوپر رکھتے تھے۔جیسا کہ ابوداود رقم (۷۴۳) میں ہے۔:

(رأيت علياً يمسك شماله بيمينه على الرسغ فوق السرة)

كنز العمال (٢٢٩٥).

اس کیخلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ دونوں ہاتھوں کو ناف سے نیچے باندھنا ہے۔

جیسا کہ ہدایہ(۱/۱۰۲) ردالمحتار (۳۲۰) قاضی خان (۱/۴۲) میں ہے۔

۱۹۳-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ نماز میں رفع یدین کیا کرتے تھے۔جیسا کہ المجموع (۳/۴۲۶) میں ہے۔

اس کیخلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ نماز میں رفع یدین نہیں ہے۔

دیکھو ہدایہ(۱/۱۱۰) ردالمحتار (۱/۳۴۰)۔

۱۹۴-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک قعدۂ آخر فرض نہیں ہے۔

اذا رفعت رأسك من آخر صلاتك من السجود فقد تمت صلاتك۔ فان شئت فقم و ان شئت فاقعد.

المحلى (٣/١٩٧) عبد الرزاق (٢/٢٤٧) كنز العمال (٢٢٣٦٩).

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ قعدۂ اخیر فرض ہے۔اور سلام واجب ہے۔

جیسا کہ ہدایہ(۱/۹۸) اور شرح وقایہ(۱/۱۶۱) ردالمحتار (۱/۳۰۱) وغیرہ میں ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۹۵-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کی تشہد نماز میں اس طرح تھی:

بسم الله وبالله وبالاسماء الحسنى كلها التحيات الطيبات والصلوات الزاكيات الطاهرات العاديات الرائحات الناعمات السابغات ماطاب فله، واشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له وان محمداً عبده ورسوله.

كنز العمال (٢٢٣٥٨) البيهقى (١٤٣/٢) المجموع (٤٣٨/٣)

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تشہد بہتر ہے۔اور بعض ان میں کہتے ہیں کہ واجب ہےاور دوسرے صحابہ کی تشہد پڑھنا مکروہ ہے جیسا کہ ہدایہ(۱۱۱/۱) شرح وقایہ(۱۷۰/۱) ردالمحتار(۳۴۲/۱)التعلیق المجد (۱۱۰/۱)میں ہے۔

۱۹۶-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک وتر سنت ہیں فرض اورواجب نہیں ہیں۔

جیساکہ جامع ترمذی (١٠٣/١) عبد الرزاق (٢٧٩/٢) البیهقی (٤٦٨/٢) (٨/١) میں ھے.

اس کیخلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ وتر واجب (یعنی فرض عملی) ہیں۔
دیکھو ہدایہ(۱۴۴/۱)ردالمحتار(۴۴۶/۱) کنز(۳۴/۱۱)۔

۱۹۷-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ نقض الوتر کو جائز سمجھتے تھے۔جیسا کہ کنز العمال(۳۱۸۹۹)المغنی(۱۵۰/۳)ابن ابی شیبہ میں ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کیخلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ نقض وتر نہیں ہے۔

جیسا کہ الفتح الربانی (۴/۳۰۹) وغیرہ میں ہے۔

۱۹۸-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک کوئی بھی نماز اگر اکیلا بغیر جماعت کے پڑھی جائے تو جماعت کی خاطر اس کی اعادہ ہو سکتی ہے۔اور اگر مغرب کی نماز اکیلا پڑھا ہو پھر جماعت کھڑی ہو گئی تو اس کے ساتھ ایک رکعت اور پڑھ لے۔تا کہ چار ہو جائیں۔

کنز العمال (٢٢٨٣٤) ابن ابی شیبه المغنی (٢/١١٦) .

اس کیخلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ کام نہیں ہو سکتا۔صرف عشاء اور ظہر کی نماز میں ہو سکتا ہے۔جیسا کہ مرقاۃ (۳/۱۰۴) ہدایہ (۱/۱۵۲) میں ہے۔

۱۹۹-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیصلہ یہ تھا کہ جس شخص نے جُمعہ کے دن جمعہ کی نماز میں سے ایک رکعت پائی تو جمعہ کی نماز پڑھیگا،اور اگر ایک رکعت سے کم ہو مثلاً التحیات وغیرہ میں شرکت ہو تو ظہر (چار رکعت) پڑھیگا۔جیسا کہ الاستذکار (۱/۷۹) کشف الغمہ (۱/۱۴۹) فقہ علی ص (۴۰۱) میں ہے۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر جمعہ کے دن امام کے ساتھ التحیات کو میں بھی شریک ہو جائے تو جمعہ (دو رکعت) پڑھیگا۔جیسا کہ ہدایہ (۱/۱۷۰) ردالمحتار (۱/۵۵۰) میں ہے۔

۲۰۰-خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک نماز جُمعہ سے پہلے سنت نہیں۔جیسا کہ فقہ علی رضی اللہ عنہ ص (۴۰۳) میں ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کیخلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ جمعہ کی نماز سے پہلے چار رکعت سنت ہیں۔ جیسا کہ شامی (۱/ ۶۳۰) البحر الرائق (۲/ ۴۹) بدائع (۱/ ۲۸۵) میں ہے۔

۲۰۱- خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ عیدین کی نماز بارہ (۱۲) تکبیریں کرتے تھے۔ جیسا کہ مسند زید (۲/ ۲۲۶) میں ہے۔

اس کے خلاف حنفیہ چھ تکبیریں کرتے ہیں۔ ہدایہ (۱/ ۱۷۳) کبیری ص (۵۶۹) البنایہ (۳/ ۳۶۳) شامی (۱/ ۵۵۹)۔

۲۰۲- خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کسوف (سورج کے گرہن) کی نماز میں ہر رکعت میں پانچ رکوع کرتے تھے۔ جیسا کہ (۳/ ۳۳۰) میں ہے۔

وکفی باللہ وکیلا
مکتبۃ الکتاب والسنہ
ابو محمد امین اللہ البشاوری

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ صحیح نہیں ہے۔ جیسا کہ ہدایہ (۱/ ۱۵۷) رد المحتار (۱/ ۵۶۵) میں ہے۔

۲۰۳- خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ جُمعہ کے دن روزہ رکھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ جیسا کہ کتاب الام (۷/ ۱۸۹) فقہ علی رضی اللہ عنہ، عبد الرزاق (۴/ ۲۸۱) البیہقی (۴/ ۳۸۵)۔

اس کے خلاف حنفیہ اس کو کار ثواب کہتے ہیں۔

والمندوب كيوم الجمعة ولو منفرداً ـ درمختار (۲/ ۸۳) خلاصة الفتاوى (۱/ ۲٦٥) مرقاة (٤/ ۲۹٦).

۲۰۴- خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک ضبع (بجو) کی گوشت حلال ہے۔ جیسا کہ عبد الرزاق (۴/ ۵۱۳) المحلی (۷/ ۴۰۲) المجموع

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۱۰/۹) میں ہے۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ جائز نہیں ہے جیسا کہ درمختار (۱۹۴) عرف الشذی (۴۵۰/۲) میں ہے۔

۲۰۵ - خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک حرمتِ مصاہرت کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری، محلی (۱۱۶/۱۰) میں ہے۔

اس کے خلاف حنفیہ اس کو معتبر کہتے ہیں اور اس سے حرمت ثابت کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہدایہ (۲۸۹/۲) البحر الرائق (۹۸/۳، ۱۰۱) عالمگیری (۲۷۵/۱) ردالمحتار (۲۷۸/۲) میں ہے۔

۲۰۶ - خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ عقیقہ کرتے تھے۔ جیسا کہ کشف الغمۃ (۲۳۴/۱) میں ہے۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ عقیقہ سنت نہیں ہے بلکہ مباح ہے۔ اور انکے دوسرے قول پر عقیقہ بدعت ہے۔

وجعلها ابو حنيفة من امر الجاهلية.

جیسا کہ الفقہ الاسلامی المغنی (۱۲۱/۱۱) شامی (۲۸۰/٤) کتاب الآثار ص (۱۷۸) میں ھے.

۲۰۷ - خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے تھے کہ سجدۂ تلاوت چار مقامات میں لازم ہے: الم تنزیل۔ حم سجدہ۔ نجم اور اقرأ میں۔ ان کے علاوہ اور مقامات میں تمہاری مرضی۔ چاہے سجدہ کریں اور چاہے نہ کریں۔

دیکھو مسند زید (۳۷۵/۲) فقہ علی رضی اللہ عنہ (۵۱۳)۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ سجدۂ تلاوت کے تمام مقامات پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔ دیکھو ہدایہ (۱/۱۶۳) شرح وقایہ (۱/۲۲۹)۔

۲۰۸- خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سورت حج میں دو (۲) سجدے کرتے تھے۔ جیسا کہ بیہقی (۲/۳۱۷) میں ہے۔

اس کیخلاف حنفیہ سورت حج میں ایک سجدہ کرتے ہیں۔ دوسرا سجدہ نہیں مانتے۔ جیسا کہ ہدایہ (۱/۱۶۳) ردالمحتار (۱/۵۱۳) میں ہے۔

۲۰۹- خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ قرعہ پر فیصلہ کرتے تھے جیسا کہ بیہقی (۱۰/۲۶۷) میں ہے۔

اس کیخلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ جوا اور قمار ہے۔

جیسا کہ فقہ اسلامی (۲/۸۲۸) شرح السنۃ (۵/۲۵۹) بذل المجھود (۴/۱۰۳) تنظیم الاشتات (۲/۲۲۰) مرقاۃ میں ہے۔

۲۱۰- خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک مستعمل پانی پاک ہے بلکہ پاک کرنے والا بھی ہے (یعنی طاہر و مطہر دونوں ہے)۔ جیسا کہ المحلی (۱/۱۹) المجموع (۱/۲۰۷) میں ہے۔

اس کے خلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ نجس ہے یا طاہر غیر مطہر ہے۔

دیکھو شرح وقایہ (۱/۸۹) ہدایہ (۱/۳۹)۔

۲۱۱- خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک سوائے کُتے اور خنزیر کے ہر حیوان کا جوٹھہ پاک ہے۔

جیسا کہ المجموع (۱/۲۲۷) المغنی (۱/۱۰) میں ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کیخلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ تمام درندوں اور حیوانات کا جوٹہ نجس ہے

دیکھو شرح وقایہ (۱/۹۲) ردالمحتار (۱۴۸)۔۔

۲۱۲ – سارے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم خصوصاً خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک مزارعت (دہقانی) جائز ہے۔

جیسا کہ المحلی (۸/۲۱۴) المغنی (۵/۲۸۴) میں ہے۔

اس کیخلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ دہقانی جائز نہیں ہے۔

دیکھو ہدایہ (۳/۴۲۴)۔

۲۱۳ – خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ محراب بنانے کو بدعت کہتے تھے۔ جیسا کہ المحلی (۴/۲۳۹) فقہ علی رضی اللہ عنہ ص (۵۵۷) میں ہے۔

اس کے خلاف حنفیہ اس کو جائز سمجھتے ہیں اور بناتے بھی ہیں۔

ردالمحتار (۱/۲۳۴)

۲۱۴ – خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک نکاح میں ولی شرط ہے۔ بغیر ولی کے نکاح نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ البیہقی (۷/۱۱۱) میں ہے۔

اس کیخلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ ولی کے بغیر بھی بالغ لڑکی خود اپنی نکاح کر سکتی ہے۔ جیسا کہ ہدایہ (۲/۳۳۵) مرقاۃ (۶/۲۰۴) ردالمحتار (۲/۲۹۶) میں ہے۔

۲۱۵ – خلیفہ راشد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک جورابوں پر مسح کرنا جائز ہے۔

جیسا کہ المجموع (۱/۵۴۰) المغنی (۱/۲۹۵) میں ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کیخلاف حنفیہ کہتے ہیں کہ جورابوں پر وضوء میں مسح کرنا جائز نہیں۔
جیسا کہ ہدایہ (۱/۶۱) شرح وقایہ (۱/۱۱۱) کنز (۱/۱۲) میں ہے۔

۲۱۶-خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کا مذہب یہ تھا کہ عصر کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا جائز ہے کما فی المحلی (۲/۴۱) وفتاوی الدین الخالص (۳/۱۸۴)۔
اس کے خلاف حنفیہ اس سے انکار کرتے ہیں دیکھو مرقاۃ (۳/۴۶)۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سے مواضع ہیں جن میں حنفیہ نے خلفاء راشدین رضی اللہ تعالی عنہم سے مخالفت کی ہے۔

اب قلم کی حرکت کو روک کر اس پر اکتفاء کرتا ہوں۔ تاکہ تطویل نہ آئے اور مطالعہ میں دقت نہ ہو۔

کچھ فوائد:

۱-فائدہ اولی: یہ مختصر سی رسالہ مشت نمونہ خروار کی مصداق ہے۔ اگر تفصیل چاہتے ہو تو پہلے فقہ حنفی دیکھئے اور پھر خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے اقوال دیکھئے۔ لاتعداد مثالیں آپ کی نظروں سے گذریں گے۔ یہ تو چند مثالیں تھیں جو میں نے جلدی میں جمع کی ہیں۔ تاکہ اہل حق کے لیے بصیرت کا سبب اور اہل تقلید کے لئے ہدایت کا ذریعہ بن جائے۔ ان شاء اللہ تعالی۔

۲-فائدہ ثانیہ: مقلدین نے عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بہت سی مخالفت کی ہیں اسکی ہزار ہا مثالیں ہیں۔ جن کو آپ مصنف عبدالرزاق اور مصنف ابن ابی شیبہ اور المحلی لابن حزم میں دیکھ سکتے ہیں۔

یہ تو صرف چار صحابہ کرام (خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم) کی مثالیں تھیں جن

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے مقلدین نے مخالفت کی ہے۔ عام صحابہ کرام سے مقلدین کی مخالفت معلوم کرنا ہے تو مذکورہ کتب کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ ان کی مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ مقلدین نے کتنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مخالفت کی ہے۔

۳- فائدہ ثالثہ: اگر مقلدین کا مقصد قرآن اور حدیث یا اتباع صحابہ کرام تھا تو پھر یہ بیچارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے صحیح احادیث اور اقوال کی تاویلیں اور جوابات نہ کرتے۔ اور ضعیف اور موضوعی روایات کو ترجیح نہ دیتے۔ جیسا کہ: اعلاء السنن، آثار السنن، معارف السنن، خزاء السنن، ہدایہ، بذل المجہول، تنظیم الاشتات اور مقلدین کی بہت سے کتابیں ہیں جن میں ضعیف اور موضوع (بناوٹی) روایات کی تصحیح کی کوشش کیا جاچکا ہے اور صحیح احادیث کی تاویلات کی گئی ہیں۔

ان ناجائز کام میں ان کی غرض صرف اور صرف امام ابوحنیفہ کی مذہب کو مضبوط کرنا اور پھر اس کی اندھی تقلید کرنا ہے۔

درحقیقت تقلید ایسی منحوس چیز ہے کہ انسان کو کتاب وسنت اور اقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محروم کردیتا ہے۔ اور امت کے ایک عالم کی صحیح اور خطاء کی پہچان کے بغیر اس کی پیروی پر ابھارتا ہے۔

۴- فائدہ رابعہ: مقلدین، اہل حدیث (بارک اللہ فیہم) کو اس پر متہم کردیتے تھے کہ اہل حدیث (معاذ اللہ) خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی مخالفت کرتے ہیں۔ سو ہم کہتے ہیں کہ یہ مقلدین کی سراسر جھوٹ اور افتراء ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عنہم کی نہایت احترام کرتے ہیں اور ان کو دین متین کے ائمہ مانتے ہیں۔ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے عمل کو سنت مانتے ہیں اور اگر ان کا کوئی ایک اجتہادی مسئلہ نص کے موافق نہ ہو تو ان کے احترام کو بجالاتے ہوئے اتباع نص کے کرتے ہیں۔ اور ان کے لیے دعاء کر کے اس اجتہاد کو موجب ایک ثواب مانتے ہیں۔

مقلدین ان کے اس افتراء کی مثال بیس رکعات تراویح، اذان عثمان رضی اللہ عنہ اور طلاق ثلاثہ دیتے ہیں۔

مذکورہ مسائل کا مختصر جواب یہ ہے کہ بیس رکعات تراویح تو سب سے پہلے عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیے الدین الخالص (۵/۴۰۵)۔

اور اگر ثابت بھی ہو جائے تو ہم اس کو نفل سمجھتے ہیں۔ اور نفل میں زیادت ونقصان جائز ہے۔

اسی طرح اذان عثمانی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن ضرورت کی وجہ سے جاری ہوئی ہے اگر ابھی بھی ضرورت پڑ جائے تو پھر اب بھی مشروع ہے۔

اسی طرح طلاقہ ثلاثہ نافذ کرنا خلیفہ راشد عمر رضی اللہ عنہ کا سیاسی فیصلہ تھا اگر اب بھی خلافت اسلامی اور حکومت اسلامی آجائے اور لوگ طلاق کے بارے میں بے اعتنائی کرنے لگے تو وہی فیصلہ نافذ کیا جائیگا۔ تفصیل کے لیے فقہ حنفی کی معروف کتاب جامع الرموز کتاب الطلاق اور حاشیہ طحاوی (۲/۱۱۵) دیکھئے۔

لیکن حلالہ کرنا جو احناف کرتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

والله لا أوتى بمحلل ولا محلل له الا رجمتهما.

(المحلى ١٠/١٨١) بيهقى (٧/٢٠٨) مصنف عبد الرزاق (٦/٢٦٥) سنن سعيد بن منصور (٢/٤٩، ٥٠).

ترجمہ: اللہ کی قسم میرے پاس اگر حلالہ کرنے اور کرانے والا لایا گیا تو میں دونوں کو سنگسار کرونگا۔

تو ہمارے مسائل وللہ الحمد قرآن حدیث اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال کے موافق ہیں۔ تہمتیں لگانے سے مقلدین کی سکہ نہیں جم سکتی۔ حق کی طرف رجوع کرو اور بے بنیاد تہمتوں سے باز آجاؤ! قیامت کے دن اللہ تعالی کے روبرو پیشی کے متعلق سوچو!!

وبالله تعالى التوفيق.

حرره ابو خالد لائق احمد غزنوی

يوم الاحد۔ ذی القعدة ٢٩/١٤٢٥ هجريه.

وکفی باللہ وکیلا
مکتبۃ الکتاب والسنہ
ابو محمد امین اللہ البشاوری

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"